بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 49

شمارہ 33

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

16/ جمادی الاول 1421 ہجری 17 ظہور 1379 ہش 17/ اگست 2000ء

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Office
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

Postal Reg. No: PB/1023/2000

لندن 5 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

”ایک عزّت کا خطاب ایک عزت کا خطاب لک خطاب العزۃ“

”میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا“

جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ فرمودہ ۲۸/ جولائی ۲۰۰۰ بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ لنڈن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے سورۃ الصف کی آیت ۹ اور ۱۰ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ سنانے کے بعد فرمایا گذشتہ سالوں سے میرا یہ طریق رہا ہے کہ سو سال پہلے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا ذکر میں اپنی افتتاحی تقریر میں کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو سال بعد عین اسی سال ان کے کرشمے پھر نظر آتے ہیں اور وہ الہام ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں حضور پُر نور نے فرمایا آج سے سو سال پہلے یعنی ۱۹۰۰ کے الہامات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ہندوؤں کے کرشن اور آریوں کے بادشاہ کے طور پر ملتا ہے فرمایا کہ اس سال ہندوستان میں احمدیت کو جو غیر معمولی پذیرائی اور قبولیت نصیب ہوئی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انہیں الہامات کا کرشمہ ہے۔ ناقابل یقین کامیابیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے وہاں عطا فرمائی ہیں۔ اس کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کا تذکرہ فرمایا جس میں اللہ جل شانہ نے آپ کو کرشن کے نام سے یاد کیا نیز حضور پُر نور نے آپؑ کے وہ دعاوی بھی بیان فرمائے جس میں آپؑ نے اس زمانے کے کرشن ہونے کا دعوی کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سے ایک یہ الہام حضور پُر نور نے بیان فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ۳/ جون ۱۹۰۰ء بوقت گیارہ بجے الہام ہوا۔

کافر جو کہتے تھے وہ نگوں سار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی کہ ان کیلئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی یہ آئندہ زمانے کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہو گا اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔ ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ”اُمراء“ دینے کا وعدہ کیا حضور پُر نور ایدہ اللہ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ یہاں اُمراء سے مراد امیر لوگ نہیں بلکہ صاحب امر اشخاص مراد ہیں۔

سن ۱۹۰۰ء میں ہونے والے بعض الہامات کا حضور پُر نور نے ذکر فرمایا چنانچہ ایک یہ الہام حضرت مسیح موعودؑ کو ہوا۔ ”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا“۔ اسی طرح الہام ہوا ”ایک عزّت کا خطاب، ایک عزّت کا خطاب، لَکَ خِطَابُ العِزَّۃ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہو گا خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھا دے۔ اور آفاق میں تیرے نام کی خوب چمک دکھاوے میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور قدرت نمائی سے تجھے اُٹھاؤں گا“۔

ایک الہام حضور پُر نور نے یہ بیان فرمایا۔ ”ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تب لوگوں نے کہا یہ کذاب ہے اور انہوں نے اس پر گواہیاں دیں اور سیلاب کی طرح اس پر گرے اس نے کہا میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ تجھے میری مدد آئے گی میں رحمٰن ہوں جو قابلیت رکھتا ہے اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا میں ہر یک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجوں گا میں نے تیرے مکان کو روشن کیا یہ خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے“۔

اسی طرح آپ کو الہام ہوا اور یاد کرو وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دے گا۔ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے تو سب سے پہلے اس کفرناموں پر مہر لگا تا سب علماء بھڑک اُٹھیں اور تیری مہر کو دیکھ کر وہ بھی مہریں لگا دیں۔ آگے الہام میں اللہ تعالیٰ نے تکفیر کا فتویٰ لگانے والوں کیلئے ہلاکت کی خبر دی ہے۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس الہام کے بارہ میں وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی بار بار پوری ہو چکی ہے سب سے پہلے بھٹو کے وقت میں پوری ہوئی جب اس نے اس وقت کے ہامان یعنی سعودی عرب کے بادشاہ سے درخواست کی تھی کہ تم دستخط کرو تو ساری قوم تیرے پیچھے لگ جائے گی اور بھڑک اٹھے گی اور سب علماء تیرے دستخط کرنے کے بعد اس فتویٰ پر دستخط کر دیں گے حضور پُر نور نے فرمایا لیکن ہوا یہ کہ اللہ نے اس ہامان کو ہلاک کر دیا اور ایسے معجزانہ طور پر ہلاک کیا کہ کوئی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اس کے اپنے بھتیجے نے اس کو تلوار سے قتل کر دیا۔ فرمایا اور پھر بھٹو کا جو انجام ہوا ہے آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ حضور پُر نور نے فرمایا پھر ضیاء الحق کی باری آئی پس یہ پیشگوئی بار بار پوری ہوتی رہی ہے اور بار بار انشاء اللہ پوری ہوتی رہے گی۔

ایک نہایت پر شوکت الہام حضور پُر نور نے بیان فرمایا الہام کا اُردو ترجمہ اس طرح ہے میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے اور میں اس کو مدد دوں گا جو تیری مدد کرتا ہے اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کر لے خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے۔

اسی طرح ایک الہام حضور پُر نور نے بیان فرمایا ”خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں میں الہام ڈالوں گا“ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت فرمائی کہ یہ نظارے بکثرت دنیا نے دیکھے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مدد الہامات کے ذریعے اور وحی و کشوف کے ذریعے ہوئی اب بھی ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔

پھر ایک لمبا الہام حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے انتہا پیار جتلاتے ہوئے اور ہر طرح سے آپ کو تسلی دیتے ہوئے آپ کے سلسلہ کی ترقی اور ظالموں اور دشمنوں کے ہلاکت کی خبر دی ان میں سے بطور تلخیص کے بعض فقرات بیان کئے جاتے ہیں چنانچہ اللہ جل شانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کرے گا۔ میری طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ میں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے کوئی نہیں جو میری باتوں میں کچھ تبدیلی کر دے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا تو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور وہ ہنسی کرنے والوں کیلئے کافی ہو گا یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے گا تا کہ

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مُنافقت سے بھری ہوئی تاریخ!

گزشتہ سال سے ملک میں عیسائی پادریوں اور ان کے چرچوں پر حملوں کی خبریں لگاتار آرہی ہیں اس تعلق میں کٹک میں ایک شخص دارا سنگھ نامی پکڑا بھی گیا تھا جس نے کٹک میں آسٹریلیائی عیسائی مشنری کے قتل کی ذمہ داری بھی قبول کی تھی پھر اس ضمن میں بعض انتہاپسند ہندو تنظیموں کی طرف سے یہ بیان بھی آتے رہے کہ چونکہ عیسائی لالچ سے تبدیلیٔ مذہب کروا رہے ہیں لہٰذا ان پر یہ حملے جاری رہیں گے بعض نے "مجاہد" دارا کو ہر طرح کی مدد دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔ اس باعث دنیا میں اس ہندو انتہاپسندی کے خلاف بالخصوص یورپی اخبارات اور میڈیا میں ایک شور برپا ہو گیا ہے۔

اب اچانک حیدر آباد کی ایک "دیندار" نامی مسلم تنظیم کے عیسائیوں پر حملوں میں ملوث ہونے کی خبریں آنی شروع ہو گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ اس تنظیم کے دو افراد کو عیسائی چرچوں پر حملوں کے الزام میں زیر حراست لیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی-ایس-آئی کے ساتھ اس انجمن کے زیر حراست افراد کا تعلق ہے۔ اس پر بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ دراصل عیسائی حملوں کے اصل ذمہ دار مسلم تنظیمیں ہیں جو پاکستانی خفیہ ایجنسی کے ہاتھوں کھیل رہی ہیں۔ اگرچہ عیسائی سربراہ اس بات کو تسلیم کئے بغیر اس الزام کو اب تک ہندو تنظیموں کے سر تھوپ رہے ہیں۔

جب سے انجمن "دیندار" کے افراد کو مذکورہ الزام میں زیر حراست لیا گیا ہے بعض بلاں یہ دُور کی کوڑی توڑ کر لائے ہیں کہ چونکہ تقسیم ملک سے کافی عرصہ قبل دیندار تنظیم کا سربراہ ایک مرتبہ قادیان آیا تھا لہٰذا اس تنظیم کا قادیانیوں سے تعلق ہے لہٰذا اُن کے نزدیک ثابت ہو گیا ہے کہ عیسائیوں پر حملوں میں نہ ہندو تنظیموں کا ہاتھ ہے اور نہ دیگر مسلمانوں کا بلکہ ان حملوں اور بم دھماکوں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان حملوں کا اصل ذمہ دار کون ہے؟ ہندو تنظیمیں، انجمن دیندار یا کوئی اور تو یہ حکومت اور اس کی ایجنسیوں کا کام ہے کہ وہ ایسے حملہ آوروں کو جو "دھرم یدھ" یا "جہاد" کے نام پر معصوموں پر حملے کر رہے ہیں ضرور پکڑے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائے ہم تو اس موقع پر باثبوت حوالوں سے صرف یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ تو اس قسم کے حملوں اور ایسے جہاد پر اپنے قیام کے دن سے ہی یقین نہیں رکھتی اور یہی ملاں جو آج جماعت پر یہ بے سروپیر کا الزام لگا رہے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک جماعت احمدیہ کو کافر قرار دیئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جماعت ایسے جہاد سے انکار کرتی ہے اسی بناء پر انہوں نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام پر عرصہ سو سال سے کفر کے فتوے لگا رکھے ہیں۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضور علیہ السلام نے آج سے ٹھیک سو سال قبل ۷ رجون ۱۹۰۰ء کو تمام مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ[1] — عیسیٰ مسیح کردے گا جنگوں کا التواء

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳)

پھر فرمایا:

"لاشک اَنّ وجوہ الجہاد معدومۃ فی ھذا الزمن وفی ھٰذہ البلاد" (اشتہار ۷ رجون ۱۹۰۰ء)

یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ اور اس ملک میں جہاد کی شرائط معدوم ہیں۔

حضور علیہ السلام کے دینی جہاد کی مخالفت کے اس فتوے کی وجہ سے اُن دنوں تمام ملک کے کٹر ملاؤں نے آپ کے خلاف کفر کے فتوے لگائے تھے لیکن آپ خدا کے اس حکم کے آگے آہنی دیوار کی طرح اٹل رہے اور ان ملاؤں کے فتاویٰ کفر کی ذرہ بھی پروا نہیں کی۔

آج کی اس گفتگو میں ہم اپنے محترم قارئین کی خدمت میں یہ حیرت انگیز انکشاف کرنا چاہتے ہیں کہ احمدیت کی ابتدائی تاریخ سے لے کر آج تک جہاد کے معاملہ میں غیر احمدی ملاں ہمیشہ منافقت سے کام لیتے رہے ہیں۔ ان کی کتب جہاد کے فتووں سے بھری پڑی ہیں۔ جس کی تعلیم یہ باقاعدہ اپنی مساجد و مدارس میں دیتے بھی ہیں لیکن جب یہی لوگ حکومت وقت کے آگے جاتے ہیں۔ تو اپنے ان فتووں کو چھپاتے پھرتے ہیں چنانچہ انگریزوں کے زمانے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اس بناء پر دینی جہاد کی ممانعت کا فتویٰ شائع فرمایا کہ انگریز چونکہ مسلمانوں کے دینی اُمور میں حارج نہیں ہیں مسلمان باقاعدہ ان کے دَور حکومت میں اذان دے سکتے ہیں نمازیں آزادی سے ادا کر سکتے ہیں ہر طرح سے دینی احکامات بجالا سکتے ہیں۔ اس لئے انگریزوں سے جہاد جائز نہیں البتہ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنا چونکہ ایک سیاسی جنگ ہے اس لئے اس جنگ آزادی کو سیاسی جنگ کہا جاسکتا ہے، دینی جہاد نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دینی جہاد کی ممانعت کا جو فتویٰ شائع فرمایا اُسے اپنوں اور غیروں کے سامنے اور حکومت کے سامنے خوب اچھی طرح مشتہر فرمادیا لیکن دوسری طرف دیگر ملاؤں کی منافقت یہ تھی کہ جب آپس میں اکٹھے ہوتے تھے تو انگریزوں کے خلاف جہاد کے نعرے لگاتے تھے لیکن حکومت سے اپنے مدرسوں کیلئے امدادیں حاصل کرنے کیلئے ان فتووں کو چھپاتے پھرتے تھے۔

چنانچہ اس تعلق میں شیخ الحدیث مولوی محمد حسین بٹالوی کی ایک مثال پیش ہے اس شخص نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں جو بٹالہ سے اردو زبان میں شائع ہوتا تھا انگریزوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خونی مہدی ہونے کا جھوٹا الزام لگانے کیلئے مذکورہ رسالہ میں انگریزی[1] زبان میں ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۸ء میں ایک ضمیمہ شائع کیا جس میں لکھا کہ آج کے دَور میں انگریزوں سے جہاد منع ہے۔ اور یہ کہ وہ مسلمانوں میں مہدی کی آمد کے قائل نہیں ساتھ ہی لکھا چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور مسلمانوں میں خونی مہدی کی آمد مشہور ہے لہٰذا حکومت مرزا غلام احمد قادیانی پر نظر رکھے یہ حکومت کیلئے خطرہ ثابت ہو سکتے ہیں اس پر ان دنوں انگریزی حکومت نے قادیان میں بعض حکام کو بھجوا کر حضور علیہ السلام کے گھر کی تلاشی بھی کروائی۔

حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ اہل حدیث اور دیگر ملاں خونی مہدی اور جہاد بالسیف کے حامل مہدی کے قائل ہیں ان کی کتابوں میں آج تک یہ فتوے لکھے ہیں کہ:

"مہدی ظاہر ہوتے ہی اس قدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو اُن میں سے باقی رہ جائیں گے ان کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہے گا اور ریاست کی بُو اُن کے دماغ سے نکل جائے گی (دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۷۳)

پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۴ سطر ۸ میں لکھا ہے:

"اس فتح کے بعد مہدی ھندوستان پر چڑھائی کرے گا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈال کر اس کے سامنے حاضر کیا جائے گا اور تمام خزانے اور بینک گورنمنٹ کے لوٹ لیں گے"۔

بٹالوی صاحب کی کتابوں میں ایسے فتوے ہونے کے باوجود انہوں نے ان فتووں کو چھپا کر انگریزی حکومت کو اس بات پر اکسایا کہ قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ نے چونکہ مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس سے حکومت کو خطرہ ہو سکتا ہے لہٰذا انہیں گرفتار کر کے پوچھ تاچھ کی جائے چنانچہ جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ محمد حسین بٹالوی کے اس فتنہ پھیلانے پر حکومت نے باقاعدہ حضور علیہ السلام کے گھر کی تلاشی بھی لی تھی۔

محمد حسین بٹالوی کی اس منافقت کو ظاہر کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دنوں اس دَور کے بڑے بڑے علماء سے محمد حسین بٹالوی کا نام لکھے بغیر ایک ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دریافت کیا جو مہدی کی آمد کا قائل نہ ہو بلکہ اس آمد کی خبر کو سراسر لغو اور بیہودہ خیال کرتا ہو۔ اس پر اس دَور کے علماء میں جن میں مولوی عبدالحق غزنوی۔ مولوی عبدالجبار غزنوی۔ مولوی عبدالعزیز لدھیانوی۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی۔ مولانا غلام محمد البگوی۔ امام شاہی مسجد لاہور وغیرہ شامل تھے۔ فتوے دیئے کہ ایسا شخص کذاب دجال ضال اور مضل ہے۔

ان تمام فتووں کو حضور علیہ السلام نے اپنے ۳ر جنوری ۱۸۹۹ء کے ایک اشتہار میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے تذکرہ کے ساتھ شائع فرمادیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اشتہار دیکھ کر مولوی محمد حسین بٹالوی تو سخت پریشان ہوئے اور لوگوں نے انہیں خوب بُرا بھلا کہا لیکن بعض منافقانہ طبیعت رکھنے والے ملاؤں نے کہا کہ اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مراد ہے تو ہم ایسے فتوے نہیں دیتے گویا ملاؤں کے فتوے منہ دیکھ کر دیئے جاتے ہیں صرف دو علماء نے جن میں مفتی محمد عبداللہ ٹونکی پروفیسر اورنٹل کالج لاہور اور مولانا غلام محمد البگوی امام مسجد شاہی لاہور شامل تھے لکھا کہ ہم نے فتویٰ کسی خاص شخص پر نہیں بلکہ استفتاء کے مطابق دیا ہے۔

اس سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ علماء کرام تقویٰ سے نہیں بلکہ انسان کی شکل دیکھ کر منافقت سے فتوے صادر کرتے تھے اور آج تک ایسا ہوتا چلا آرہا ہے کہ ان سابقہ بزرگ ملاؤں کی نسل خوب ان کے نقشِ قدم پر چل رہی ہے۔ دیندار مشن والے جو اُن کے اپنے اسلام کے مطابق اور بزرگوں کے فتووں کے مطابق اگر جہاد کر رہے ہیں اور خونی مہدی کی آمد کے راستہ کو صاف کر رہے ہیں تو بجائے اُن کا شکریہ ادا کرنے کے اُن پر اُلٹا "قادیانیت کی تہمت" لگائی جارہی ہے اور جانتے ہوئے کہ یہ مجاہدین اسلام کے مطابق کام کر رہے ہیں منافقت سے کام لیتے ہوئے حکومت وقت سے التجا کی جارہی ہے کہ دیندار والوں سے ہمارا تعلق نہیں یہ لوگ تو قادیانیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر دیندار فرقہ کے لوگ قادیانی ہوتے یا جماعت احمدیہ سے اُن کا تعلق ہوتا تو وہ ہرگز ایسے جہاد میں شامل نہ ہوتے کیونکہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ گواہ ہے کہ وہ ایسے جہاد کو سخت مکروہ اور گناہ سمجھتی ہے جس کے ذریعہ بم دھماکے کئے جائیں یا معصوم بندگان خدا کے خون بہائے جائیں۔ پس خدا کیلئے ذوالعقول بنو اس منافقت سے بچو اپنے نوجوانوں کو وہ تعلیم نہ دو جس کا اظہار مارے خوف کے تم حکومت کے سامنے نہیں کر سکتے اور اگر تقویٰ یہی ہے کہ جہاد بالسیف اور اپنے غلبہ کیلئے جہاد جائز ہے تو پھر تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس جہاد کو تسلیم کرو چاہے پھر اس کیلئے کتنی قربانی دینی پڑے پھر یہ منافقت نہ دکھاؤ کہ جب جہاد کا وقت آئے تو اپنے خود ساختہ جہاد کو "قادیانیوں" کی طرف

باقی صفحہ (۷×۹) پر ملاحظہ فرمائیں

[1] انگریزی زبان میں اس لئے شائع کروایا کیونکہ ملاں تو انگریزی پڑھ نہیں سکتے تھے دوسری طرف توقع یہ تھی کہ انگریز اسے پڑھ کر انہیں اپنی خوشنودی سے نوازیں گے چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی انگریزوں نے باقاعدہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو بعض مربعے تحفے میں دیئے تھے۔

خطبہ جمعہ

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ دعاؤں والا آخر کامیاب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی مختلف مواقع پر کی جانے والی دعاؤں کا دلنشیں تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۶؍جون ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۶؍احسان ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔
الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔
اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً . اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ . وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۔

(سورۃ الاعراف آیات ۵۶،۵۷)

اپنے ربّ کو عاجزی کے ساتھ اور مخفی طور پر پکارتے رہو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اُسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

اب میں دعاؤں کے متعلق پہلے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے دعائے قنوت کی ایک اور Version جس میں ذرا سا اختلاف ہے وہ ابھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ ابوداؤد اور شرح السنۃ میں بھی الفاظ کے تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ مذکور ہے۔ الفاظ اس کے یہ ہیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ . اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ﴾۔ (تحفۃ الفقہاء، باب صلاۃ الوتر مطبوعہ دارالفکر دمشق)

اس میں معمولی سا لفظی اختلاف ہے اس لئے اس کو بھی آپ کے سامنے رکھ دیا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں تاکہ جن لوگوں کو پوری دعائے قنوت یاد نہ ہو فوری طور پر، وہ کم سے اس کا ترجمہ ذہن میں رکھیں اور اسے پڑھ لیا کریں مگر اصل تو دعائے قنوت وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے الفاظ میں پڑھی جائے۔

اے اللہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے ہی بخشش کے طلبگار ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں اور تیری بہترین ثنا بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور کفر نہیں کرتے۔ اور جو تیری نافرمانی کرے اسے اپنے سے الگ کر دیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے اور تجھ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں اور تیرے حضور حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ یقیناً تیرا عذاب کافروں کو آلینے والا ہے۔

اب دوسری حدیث دعاؤں کے تسلسل میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ یہ سنن النسائی سے لی گئی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو عرض کرتے اے میرے اللہ تیرے لئے میں جھکا ہوں اور تیرے لئے میں مسلمان ہوا ہوں اور تجھ پر میں ایمان لاتا ہوں تیرے لئے ہی میرے کان اور میری آنکھیں اور میری ہڈیاں اور میرا گودا اور میرے اعصاب ڈرتے ہوئے جھک گئے ہیں۔ (سنن نسائی کتاب التطبیق)

اس حدیث میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا رکوع بیان ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمْ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمْ. سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمْ کے منافی نہیں ہے وہ تو ایک لازماً مستقل سنت ہے جسے بہر حال ادا کرنا چاہئے۔ اس کے علاوہ حضور اکرم ﷺ رکوع کے دوران بھی اور سجدہ کے دوران بھی بہت سی اَور دعائیں بھی کیا کرتے تھے۔ پس یہ ان دعاؤں میں سے ایک ہے۔ اے میرے اللہ! تیرے لئے میں جھکا ہوں، تیرے لئے میں مسلمان ہوا ہوں، تجھ پر میں ایمان لاتا ہوں، تیرے لئے میرے کان اور میری آنکھیں اور میری ہڈیاں اور میرا گودا اور میرے اعصاب ڈرتے ہوئے جھک گئے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سنن ابن ماجہ میں روایت ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ دعا کرے: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جو تو نے سوالیوں کے لئے اپنے اوپر واجب کر رکھا ہے“۔ اب یہ جو سوالی جس قسم کے ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا حق بن جاتا ہے وہ نہایت ہی گریہ وزاری، تضرع، خلوص سے دعا کیا کرتے ہیں۔ ”اور میں تجھ سے اپنے اس چلنے کے حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کیونکہ میں فخر و مباہات یا ریاکاری اور شہرت کے لئے نہیں نکلا بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کا مورد بننے کے لئے نکلا ہوں۔ پس میں تجھ سے اس بات کا سوالی ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچا اور میرے گناہ بخش دے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات)

ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی شخص سے کوئی حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد یہ دعا کرے: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بردبار اور عزت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو عظیم الشان عرش کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو جذب کرنے والی باتوں اور تیری بخشش کے پختہ اسباب کے حصول کی دعا کرتا ہوں اور ہر نیکی کو غنیمت جان کر کرنے اور ہر گناہ سے سلامتی کی توفیق کا طلب گار ہوں۔ تو میرے سارے گناہ اس طرح بخش دے کہ ایک بھی باقی نہ رہنے دے۔ اور نہ کوئی میرا غم باقی رہنے دے مگر خود تو اسے دور فرما دے اور نہ کوئی میری ایسی ضرورت باقی ہو جو تیری رضا کے مطابق ہو مگر تو خود اسے پورا فرما دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلاۃ)

اب بیوت الخلاء میں جانے کی دعا ہے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں، یہ بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں ہر قسم کی ناپاکیوں اور ہر قسم کے خبائث سے“۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الخلاء)

پھر جب نکلتے تھے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ روایت ہے جو ترمذی سے لی

گئی ہے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو فرماتے: "غُفْرَانَكَ" تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔(سنن ترمذی . کتاب الطہارۃ . باب ما یقول اذا خرج من الخلاء)۔اور کچھ اختلاف سے یہ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ دعا کیا کرتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ"۔ سب تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ امور کو دور کر دیا ہے اور مجھے عافیت عطا کی ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ . باب ما یقول اذا خرج من الخلاء)

ایک حدیث ہے حضرت عمر بن الخطاب کے کپڑوں کے متعلق جو سنن ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے۔اس میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ دعا کی: "تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا، جس کے ذریعہ میں اپنے ننگ ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ سے زینت حاصل کرتا ہوں"۔ پھر آپ پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے صدقہ میں دے دیا۔ پھر فرمایا: "میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے نیا کپڑا پہنا اور پھر یہ دعا کی کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس کے ذریعہ میں اپنے ننگ ڈھانکتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر اپنے پرانے کپڑے کی طرف متوجہ ہوا اور اسے بطور صدقہ دے دیا۔ تو زندگی اور موت دونوں حالتوں میں اللہ کی پناہ اور اس کی حفاظت اور اس کی پردہ پوشی میں ہوگا"۔

یہاں یہ یاد رکھیں کہ ہر دفعہ یہی طریق رسول اللہ ﷺ کا نہیں تھا کہ جب بھی نیا کپڑا پہنتے تھے تو پرانا ضرور دے دیا کرتے تھے۔ نہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ایسا کیا کرتے تھے۔ مگر ایک ایسا واقعہ گزرا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اتباع میں حضرت عمرؓ نے اس طرح کیا اور اپنا پرانا کپڑا صدقہ میں دے دیا۔ پرانے کپڑے میں یاد رکھنا چاہئے کہ وہ کپڑا اچھی حالت میں ہوگا کیونکہ بری حالت میں کپڑا دینا جس میں پیوند لگے ہوں اور گندہ ہو چکا ہو وہ تو انسان پھینک ہی دے، اس کو صدقہ میں دینے کا تو کوئی مطلب ہی سمجھ میں نہیں آتا ۔صدقہ لازماً اس کپڑے کے متعلق ہے جو اترا ہے اور اچھی حالت میں اترا ہے اور اس کو قبول کرتے ہوئے دوسرے انسان کی آنکھیں شرم سے جھکیں نہیں۔اس لئے اس بارہ میں یہ تشدد نہ اپنی ذات پر کریں کہ ہر دفعہ کپڑا پہن کر پرانا کپڑا اتار کے کسی کو دے دیا کریں۔ یہ اسراف کا طریق ہے اور رسول اللہ ﷺ کی ان احادیث کا یہ مطلب نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ترمذی کتاب الدعوات میں، کہ جب کوئی شخص شادی کرتا تو آنحضرت ﷺ ان الفاظ میں اسے دعا دیتے: "اللہ تیرے لئے مبارک کرے اور تجھ پر برکات نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر و بھلائی کی باتوں میں اکٹھا رکھے"۔

ایک اور روایت مسند احمد بن حنبل میں مروی ہے۔عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّد ابن عَقِیل کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ہمارے پاس آئے تو ہم نے انہیں بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِیْن کہا۔ یہ عربوں کا رواج تھا مبارک باد دینے کا، شادی مبارک ہو اور خدا تمہیں صاحب اولاد کرے۔اس پر انہوں نے کہا ٹھہرو، یوں نہ کہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ان الفاظ میں مبارک باد دینے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ کہا کرو "بَارَكَ اللّٰهُ لَهَا فِیْكَ وَبَارَكَ لَكَ فِیْهَا"۔ اللہ تمہاری بیوی کے لئے تمہیں بابرکت بنادے اور تمہارے لئے اس بیوی میں برکتیں رکھ دے۔(مسند احمد بن حنبل مسند اہل بیت)

حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم شادی کر دیا خادم وغیرہ رکھو تو یہ دعا کر لیا کرو: "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و بھلائی کا طالب ہوں ہر اس خیر کا جو تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے۔ میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس شر سے بھی جو اس کی فطرت میں مخفی ہے"۔

(سنن ابوداؤد کتاب النکاح)

بیوی کے پاس جانے کی دعا۔ بخاری کتاب النکاح۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر ان میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت یہ دعا کرے: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ مجھے شیطان سے بچا رکھ اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرا سے بھی شیطان سے بچائے رکھنا۔ پھر اگر ان کے ہاں کوئی اولاد ہوئی تو شیطان کبھی اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا"۔ یہ دعا وہ ہے جو پیدائش سے بھی بہت پہلے مانگی اور مانگتے رہے۔ پس یہ دعا وہ ہے جو ایک دفعہ ملنے کے لئے نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے ملنے کے نتیجہ میں جو اولاد ہوگی اس کے لئے مانگی جانی چاہئے تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس کو شیطان کے شر سے بچا لیتا ہے۔

ایک ترمذی کتاب النکاح میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب اپنی بیویوں کے درمیان کوئی چیز تقسیم فرماتے تو انصاف فرماتے اور ساتھ دعا کرتے کہ: "اے اللہ! جس پر میں قدرت رکھتا ہوں اس میں ہی میری تقسیم ہے۔ پس جس چیز پر تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اس پر مجھے ملامت نہ فرمانا"۔ اس کا مطلب بڑا واضح یہ ہے کہ انصاف اسی حد تک کیا جا سکتا ہے جتنا انسان کے بس میں ہے اور اس پہلو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تمام بیویوں میں مکمل انصاف فرمایا۔ لیکن محبت کے معاملہ میں انسان کا دل اپنے بس میں نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ تو فرمایا اگر میں اپنی بیویوں سے ایک جیسی محبت نہیں کر سکتا تو تُو مالک ہے تو نے جیسا مجھے دل دیا ہے اس کے مطابق میں جو کچھ کر سکتا تھا وہ کر لیا باقی تیرے اختیار میں ہے تو اس بارہ میں میری سرزنش نہ فرمانا کہ میں ہر بیوی سے ایک جیسی محبت نہیں کر سکا۔

ایک دعا ترمذی کتاب الدعوات سے حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یہ کہا کرتے تھے: "اے میرے اللہ! مجھے اپنی محبت کا رزق عطا کر اور اس کی محبت کا رزق بھی عطا کر جس کی محبت تیرے حضور میرے کام آئے۔ اے میرے اللہ! میری محبوب چیزوں میں سے جو تُو مجھے عطا کرے اس کو میرے لئے قوت بنا دے تا میں ان کاموں میں ترقی کروں جو تجھے محبوب ہوں۔ اور اے میرے اللہ! میرے محبوب کاموں میں سے جسے تو مجھ سے دور رکھے اس کو تو اپنی محبوب چیزوں میں ترقی کرنے کا ذریعہ بنا دے"۔

ایک دعا مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سب سے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے"۔(مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار)۔ اب یہ تو ایک چھوٹی سی دعا ہے جو ہر شخص کو یاد ہونی چاہئے۔ عالم ہو یا جاہل ہو اتنی دعا بھی یاد نہ رہے تو اسے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے سب سے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے۔ یہ وہ دعا بھی ہے جو آپ سورۃ فاتحہ میں پڑھتے ہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت کر۔ یہاں السَّبِیْلَ الْاَقْوَم کا لفظ ہے ایسی راہ جو سب راہوں سے زیادہ سیدھی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنن ترمذی میں مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! تُو ہی میری قوت ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیری ہی دی ہوئی طاقت سے میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں اور مدمقابل سے جنگ کرتا ہوں"۔(سنن ترمذی . کتاب الدعوات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اور یہ روایت ترمذی کتاب الدعوات سے لی گئی ہے: "اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت سے پورا پورا فائدہ بخش اور ان دونوں چیزوں کے لئے میرے وارث پیدا فرما اور میرے پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے"۔ "ان دونوں چیزوں کے لئے میری وارث عطا فرما"۔ مراد یہ ہے کہ ایسی اولاد عطا فرما جو اپنی سماعت اور بصارت کو خدا سے ڈرتے ہوئے اپنے کنٹرول میں رکھے۔ اور پھر فرمایا: "میرے پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد کر اور اس سے تُو میرا بدلہ لے"۔

سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ ہمیں بعض کلمات سکھاتے تھے مگر آپ ہمیں وہ کلمات اس طرح نہ سکھاتے

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

تھے جیسا کہ تشہد سکھایا کرتے تھے اور وہ کلمات یہ تھے: ”اے اللہ! ہمارے دلوں میں باہم الفت ڈال اور ہمارے تعلقات کی اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے بچا کر نور تک پہنچا اور ہمیں فواحش سے بچا خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی اور ہمارے لئے ہماری سماعتوں اور ہماری بصارتوں اور ہمارے دلوں اور ہمارے ساتھیوں اور ہماری اولادوں میں برکت ڈال اور ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے ہم پر نظر کرم فرما۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی نعمت کا شکر کرنے والا بنا۔ اس پر ہم تیرے ثناخواں ہوں اور اس کے قابل اور اہل ہوں اور اسے ہم پر تمام کردے“۔

ایک روایت بنو ہاشم کے ایک آزاد کردہ غلام عبدالحمید اپنی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں بیان کرتے ہیں اور یہ ابوداؤد سے حدیث لی گئی ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی بیٹی کو صبح و شام اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان کے لئے دعا سکھائی تھی کہ: ”اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی قوت حاصل نہیں۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے اور جو خدا نہیں چاہتا نہیں ہوتا“۔ یقیناً جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے تو شام تک اس کی حفاظت کی گئی اور جس نے شام کو دوہرایا صبح تک محفوظ رہا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ)

آج کے خطبہ میں جو نسبتاً مختصر دیا جارہا ہے میں اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پر اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: ”ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب و غریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں سے ہی پہچانا جاتا ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۱)

دراصل مواد تو نسبتاً زیادہ تھا مگر بعض بہت لمبی حدیثیں مواد سے اس لئے نکال دی گئیں کہ علم درایت کی رُو سے وہ صحیح معلوم ہوتی نہیں تھیں۔ اس لئے بظاہر روایت صحیح بھی ہو اگر درایت کا مضمون، عقل کا تقاضا ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایسی بات فرما ہی نہیں سکتے تو مجبوراً وہ چھوڑنی پڑتی ہے۔ آج جب میں نظر ڈال رہا تھا تو ایسی کئی حدیثیں مجبوراً چھوڑنی پڑیں اس وجہ سے یہ خطبہ نسبتاً چھوٹا ہو گیا ہے۔ خطبہ میں تو کوئی تکلف نہیں ہوا کرتا چھوٹا ہو یا بڑا ہو چند لفظوں کا بھی ہو تو دل پر اثر کرے تو یہی خدا کی مرضی ہے کہ چند الفاظ بھی ہوں دلوں پر اثر کرنے والے ہوں تو بہت کافی ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”دعائیں حقیقت میں بہت قابل قدر ہوتی ہیں اور دعاؤں والا آخر کار کامیاب ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ نادانی اور سُوءِ ادب کہ انسان خدا تعالیٰ کے ارادہ کے ساتھ لڑنا چاہے۔ مثلاً یہ دعا کرے کہ رات کے پہلے حصہ میں سورج نکل آوے۔ اس قسم کی دعائیں گستاخی میں داخل ہوتی ہیں۔ وہ شخص نقصان اٹھاتا ہے اور ناکام رہتا ہے جو گھبرانے والا اور قبل از وقت چاہنے والا ہو۔ مثلاً اگر بیاہ کے دس دن بعد مرد و عورت یہ خواہش کریں کہ اب بچہ پیدا ہو جاوے تو یہ کیسی حماقت ہو گی۔ اس وقت تو اسقاط کے خون اور چھیچھڑوں سے بھی بے نصیب رہے گی۔ اسی طرح جو سبزہ کو نمو نہیں دیتا وہ دانہ پڑنے کی نوبت ہی نہیں آنے دیتا..... مسلمان دعا سے بالکل ناواقف ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ جن کو بدقسمتی سے ایسا موقع ملا کہ دعا کریں مگر انہوں نے صبر اور استقلال سے چونکہ کام نہ لیا اس لئے نامراد رہ کر سید احمد خانی مذہب اختیار کر لیا کہ دعا کوئی چیز نہیں“۔

یہاں مراد یہ ہے کہ سر سید احمد کا دعا کے متعلق یہ مذہب تھا کہ محض الفاظ ہیں جو پڑھے جاتے ہیں مگر ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کر کے کچھ تبدیل کر دیتا ہے۔ بس دعا برکت کے لئے ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ تو یہ وہ نہایت ہی بیہودہ مذہب تھا جس نے دعا کی جڑ کاٹ ڈالی ہے اور جڑ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ کاٹ تو نہیں ڈالی مگر جڑ کاٹنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سر سید کو مخاطب کر کے دعا کی قبولیت کے متعلق، دعا کی اہمیت کے متعلق بہت ہی عظیم کتاب لکھی تھی۔ پس آپ جب کہتے ہیں کہ سید احمد خانی مذہب تو اس سے مراد سر سید احمد کا دعا کے متعلق مذہب ہے۔

”یہ دھوکہ اور غلطی اسی لئے لگتی ہے کہ وہ حقیقت دعا سے ناواقف محض ہوتے ہیں اور اس کے اثر سے بے خبر اور اپنی خیالی امیدوں کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر کہہ اٹھتے ہیں کہ دعا کوئی چیز نہیں“۔ سر سید کا بھی یہی حال ہوا ہو گا بدنصیب کی اپنی دعائیں قبول نہ ہوئیں تو اس نے یہی سمجھا کہ دعا قبول ہوا ہی نہیں کرتی۔ ”دعا ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے اگر دعاؤں کا اثر نہ ہوتا تو پھر اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۳،۲۰۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”غرض جبکہ ہماری روح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور اپنے تئیں عاجز پاکر فکر کے ذریعہ سے کسی اور جگہ سے روشنی ڈھونڈتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئی ہیں اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو۔ ہمارا سوچنا، ہمارا فکر کرنا، ہمارا طلبِ امرِ مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا یہ سب امور دعا ہی میں داخل ہیں۔ صرف فرق یہ ہے کہ عارفوں کی دعا آداب معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور ان کی روح مبدءِ فیض کو شناخت کر کے بصیرت کے ساتھ اس کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے اور محجوبوں کی دعا صرف ایک سرگردانی ہے جو فکر اور غور اور طلبِ اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ سے ربطِ معرفت نہیں اور نہ اس پر یقین ہے وہ بھی فکر اور غور کے وسیلہ سے یہی چاہتے ہیں کہ غیب سے کوئی کامیابی کی بات ان کے دل میں پڑ جائے۔ اور ایک عارف دعا کرنے والا بھی اپنے خدا سے یہی چاہتا ہے کہ کامیابی کی راہ اس پر کھلے۔ لیکن محجوب جو خدا تعالیٰ سے ربط نہیں رکھتا وہ مبدء فیض کو نہیں جانتا اور عارف کی طرح اس کی طبیعت بھی سرگردانی کے وقت ایک اور جگہ سے مدد چاہتی ہے اور اسی مدد کے پانے کے لئے وہ فکر کرتا ہے۔ مگر عارف اس مبدء کو دیکھتا ہے۔ اور یہ تاریکی میں چلتا ہے اور نہیں جانتا کہ جو کچھ فکر اور خوض کے بعد دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ متفکر کے فکر کو بطور دعا قرار دے کر بطور قبول دعا اس علم کو فکر کرنے والے کے دل میں ڈالتا ہے۔ غرض جو حکمت اور معرفت کا نکتہ فکر کے ذریعہ سے دل میں پڑتا ہے وہ بھی خدا سے ہی آتا ہے اور فکر کرنے والا اگرچہ نہ سمجھے مگر خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ مجھ سے ہی مانگ رہا ہے۔ سو آخر وہ خدا سے اس مطلب کو پاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے یہ طریق طلبِ روشنی اگر علی وجہ البصیرت اور ہادیٔ حقیقی کی شناخت کے ساتھ ہو تو یہ عارفانہ دعا ہے۔ اور اگر صرف فکر اور خوض کے ذریعہ سے یہ روشنی لا معلوم مبدء سے طلب کی جائے اور منور حقیقی کی ذات پر کامل نظر نہ ہو تو وہ محجوبانہ دعا ہے“۔

(ایام صلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ مطبوعہ لندن صفحہ ۲۳۰،۲۳۱)

اس سب کا خلاصہ یہی بنتا ہے کہ دعا اگر خدا تعالیٰ کو سامنے رکھ کر حقیقی مالک سمجھتے ہوئے گویا وہ سامنے کھڑا ہے اس طرح کی جائے تو یہ دعا سب سے بہتر ہے۔ لیکن بعض دفعہ انسان دل میں اللہ کی ذات کی باتیں سوچتا رہتا ہے خدا کو ہر چیز کا مالک سمجھتا ہے اور جانتے ہوئے اس کی حمد کے گیت گاتے ہوئے چلتا ہے تو ایسا شخص ضروری نہیں کہ کوئی معین دعا ہی کرے۔ اس کے دل کا ہر لمحہ دعا میں مصروف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو اس کی مخفی ضرورتوں کو جانتا ہے وہ ان کو پورا کرتا چلا جاتا ہے خواہ بظاہر اس کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھیں یا نہ اٹھیں اللہ اس کی ساری تمناؤں کو جو دل میں پیدا ہوتی ہیں قبول فرمالیتا ہے۔

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

GUARANTED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Soniky HAWAI

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd

34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء

قسط دوسری آخری

نظامِ جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری

.....منیر احمد خادم.....

تحریک وقف جدید

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اندرون ملک بالخصوص دیہاتوں میں تبلیغ و تربیت کے کاموں کو پھیلانے کیلئے اس تحریک کا آغاز ۱۹۵۷ء میں فرمایا۔ اس تحریک کا بھی اپنا الگ سے بجٹ ہے اور چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ وقف جدید کے بھی مختلف شعبے قائم ہیں ہر شعبہ کے نگران کو ناظم کہا جاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَور میں اب وقفِ جدید کو عالمی وسعت عطا ہو چکی ہے پہلے یہ تحریک صرف ھندو پاک تک ہی محدود تھی اس تحریک کا کل چندہ اب کروڑوں میں ہے۔

جماعت احمدیہ کا مالی نظام

سامعین کرام! یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ خلافت احمدیہ کی برکتوں اور جماعت کے احباب کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کے باعث اللہ تعالیٰ جماعت کے مالی نظام کو دن دُگنی رات چوگنی ترقیات عطا فرمارہا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک دَور میں ۱۹۰۵ء میں چندہ وصیت کا آغاز فرمایا تھا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جب آپ کے وصال کی خبر دی تو آپ نے ایک رسالہ "الوصیت" کے نام سے تحریر فرمایا اور اپنی جانب سے ایک قطعہ زمین بہشتی مقبرہ کے نام سے عطا فرمایا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ بہشتی مقبرہ کے اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی رحمت اُتاری ہے اور دُعا کی کہ خدا اس میں برکت دے اور اسکو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کیلئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین اس قبرستان میں دفن ہونے کیلئے آپ نے یہ شرط رکھی کہ اس میں دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک ہو بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔ (الوصیت)

اس طرح آپ نے فرمایا کہ اس قبرستان میں دفن ہونے کیلئے یہ بھی شرط ہے کہ ہر دفن ہونے والا مرنے سے پہلے وصیت کرے کہ تا زندگی اس کی ہر طرح کی آمد کا دسواں حصہ اور بعد وفات اس کی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرے گا۔

لیکن اگر کوئی نہ ادا کر سکے تو اس کے متعلق فرمایا۔

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمات نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کیلئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔ (الوصیت)

چندہ عام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں ہی جماعتی اُمور کو چلانے کیلئے احباب جماعت کے سامنے عام چندے کی تحریک فرمائی تھی لیکن اس کی کوئی شرح مقرر نہیں فرمائی تھی بلکہ ہر شخص اپنی اپنی طاقت کے مطابق یہ چندہ ادا کرتا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک دور خلافت میں اس کی شرح ۱/۱۶ مقرر فرمائی ہے۔ جو ہر کمانے والے پر واجب ہے۔

دیگر طوعی چندے

اس سے قبل ذیلی تنظیموں اور تحریک وقف جدید و تحریک جدید کے تحت اس کے چندہ جات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ ان چندوں کے علاوہ جب بھی خلیفۂ وقت کی طرف سے کوئی وقتی تحریک ہوتی ہے خواہ مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہو مشن ہاؤسز کیلئے ہو۔ شہداء کے خاندانوں اور اسیران راہ مولیٰ کے خاندانوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہو جماعت کا ہر ممبر اس میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیتا ہے یہاں تک کہ جماعت کی عورتیں اپنے گلوں کے زیور تک اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُتار کر پیش کر دیتی ہیں اور جماعت کی سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ کہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو اس وعدہ کے ساتھ خرید لیا ہے کہ ان کیلئے جنت مقدر ہے دراصل یہ مبارک آیت اس دَور میں جماعت احمدیہ کے ہر حال میں مطیع و فرمانبردار افراد کیلئے ہی مخصوص ہے۔

فالحمدللہ علیٰ ذلک و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

زکوٰۃ

علاوہ ان چندوں کے احباب جماعت احمدیہ میں سے ذی حیثیت افراد باقاعدہ زکوٰۃ بھی ہر سال اس کی پوری شرح کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ جو باقاعدہ نظام بیت المال کے تحت مرکز سلسلہ میں ادا ہوتی ہے۔ اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ تمام دنیا میں جماعتی چندے اب کروڑوں سے نکل کر اربوں تک پہنچ گئے ہیں فالحمدللہ علی ذالک۔

محترم سامعین! جماعت احمدیہ کے مختلف شعبے اور ادارے جن کا ذکر اُوپر کیا جا چکا ہے۔ خلافت احمدیہ کے زیر سایہ نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور دراصل اس کے پیچھے وہی جذبہ اطاعت کارفرما ہے جس کا سبق قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نے دیا ہے۔ یہی وہ جذبہ اطاعت ہے جو آج جماعت احمدیہ کے علاوہ دیگر فرقوں میں مفقود ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ نہ تو ان میں کوئی شخص اس قابل ہے کہ اس کی اطاعت کی جا سکے اور نہ ہی عام مسلمانوں میں اطاعت کا جذبہ ہے۔ یہ جذبہ تو خدائی عطا ہے جو سچے مامور من اللہ کی بدولت مومنوں کے قلوب پر اُترتا ہے اور پھر اس کا فیض تمام دنیا پر برستا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اطاعت کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح کو ایک لذت بخشتی ہے مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں شرط یہ ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بُت بن سکتی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھے ان میں ایک کشش اور قوت تھی جو بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتی تھی اور پھر آپ کی جماعت نے اطاعت الرسول کا وہ نمونہ دکھایا اور ان کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو کوئی ان کو دیکھتا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔ (الحکم نمبر ۱۵ ۱۹۰۱ء)

محترم سامعین! یہی وہ جذبہ اطاعت ہے جس نے جماعت احمدیہ میں شروع دنوں سے ہی عظیم الشان قوت پیدا کر دی ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے جذبہ اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتے ہیں جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"۔

پس یہی اطاعت، نظام جماعت کے ہر پہلو میں ہونی چاہئے وہ اطاعت جس کا تعلق نہ صرف دماغ سے بلکہ دل سے بھی ہے کیونکہ دماغ کی اطاعت کے نتیجہ میں ایک انسان وقتی طور پر تھکاوٹ محسوس کر کے یا کسی امر سے گھبرا کر یا متنفر ہو کر اطاعت کو چھوڑ بھی دیتا ہے لیکن جب دماغ کی اطاعت کے ساتھ دل کی اطاعت بھی شامل ہو جائے تو پھر اس کے نتیجہ میں تھکاوٹ نہیں بلکہ بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ گھبراہٹ نہیں بلکہ دلی سرور کا احساس ہوتا ہے۔ اور جماعت کے تمام نظام میں یہی جذبہ دل و دماغ کا سنگم کارفرما ہے۔

چنانچہ یہی وہ دل کی اطاعت ہے جس کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور:۵۳)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور تقویٰ اختیار کرے گا وہ لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ پھر فرمایا

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (آل عمران ۳۲)

اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری کامل اطاعت و پیروی کرو اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ تم اللہ سے پیار کرو گے بلکہ اللہ بھی تم سے پیار کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

محترم سامعین قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اطاعت و فرمانبرداری کو ہر حال میں لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول اور اس کے قائم کردہ نظام کی اطاعت کے بغیر حقیقی معنوں میں مومن ایمان کے اعلیٰ معیار پر فائز ہو ہی نہیں سکتے۔ فرمایا:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یعنی تیرے رب کی قسم یہ لوگ ہرگز سچے مومن نہیں کہلا سکتے جب تک کہ وہ ہر اس بات میں جس میں ان کا اختلاف ہو جائے تجھے فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں اور پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی نہ پائیں اور مکمل طور پر آپ کے فرمانبردار نہ بن جائیں۔

پس اطاعت و فرمانبرداری ہر معاملہ میں دین کا بنیادی اصول ہے جب تک مسلمانوں نے اس سنہری اصول کو حرز جان بنائے رکھا وہ کامیابیوں

کی منازل طے کرتے رہے لیکن جوں ہی انہوں نے اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی برکتوں نے بھی اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی زندگیوں میں ہمیں اس کی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ کس طرح آپ کی آواز پر وہ کھڑے ہوتے تھے اور آپ کی ایک آواز پر وہ بیٹھتے تھے گویا آپ کے حکم کی تعمیل کو وہ اپنی جان کی بقا کیلئے ضروری سمجھتے تھے۔ تاریخ اسلام کا وہ واقعہ کس قدر حسین اور سادگی سے بھرپور ہے جس میں مسجد نبوی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آواز پر کہ بیٹھ جاؤ ایک صحابی مسجد کے باہر ہی بیٹھ گئے کسی کے کہنے پر کہ یہ حکم تو مسجد کے اندر والے لوگوں کیلئے ہوگا فرمایا کہ اس حکم میں کسی کا نام نہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے ہی حکم ہو اور میں مسجد تک پہنچے سے پہلے ہی فوت ہو جاؤں اور نافرمان قرار دیا جاؤں تب اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ سبحان اللہ کیا شان تھی صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرمانبرداری کی۔

محترم سامعین! ہمارے سامنے تاریخ اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دَور کے ایک ایسے واقعہ کو بھی محفوظ کر رکھا ہے جس میں بعض صحابہ اپنی سادگی سے جنگ اُحد کے موقعہ پر اس درّہ کو خالی چھوڑ کر مالِ غنیمت لوٹنے میں مصروف ہوگئے تھے جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی ارشاد تھا کہ اس کو خالی نہیں چھوڑنا تب دشمن اس درّہ کو خالی پاکر حملہ آور ہوا اور مسلمانوں کی فتح عارضی شکست میں بدل گئی تھی۔ یہی وہ المناک واقعہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک بھی شہید ہوگئے تھے۔

اگر اللہ چاہتا تو کسی طرح بھی اس فتح کو باوجود کمزوری دکھانے کے اپنی ستاری کا پردہ ڈال کر شکست میں تبدیل نہ ہونے دیتا لیکن دراصل اللہ تعالیٰ اس عارضی تکلیف کے نتیجہ میں تاقیامت مسلمانوں کو اطاعت و فرمانبرداری کی اہمیت کا سبق سکھانا چاہتا تھا۔

آج بھی اللہ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اس دَور اوّل کو دوہرایا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

الحمد للہ کہ آج بھی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے مقدس خلفاء کے دَور میں وہی اطاعت و فرمانبرداری کے بے نظیر نمونے دکھائے جارہے ہیں وہی نظم و ضبط اور ڈسپلن کے باغ سجائے جارہے ہیں۔

چاہے امیر ہو یا صدر یا کوئی اور عہدیدار سب کی اطاعت و فرمانبرداری کے بے نظیر نمونے جماعت میں موجود ہیں۔ خلافت کے زیر سایہ جماعت میں اوّلین دَور کی اطاعت کے نمونے دہرائے جارہے ہیں اور اسی میں دراصل ہماری کامیابیوں کا راز ہے۔

الحمد للہ کہ اب ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں نئے لوگ داخل ہوتے چلے جارہے ہیں احباب جماعت اور داعیین الی اللہ کا فرض ہے کہ ان نئے آنے والوں میں بھی اطاعت و فرمانبرداری کے وہی رنگ بھرنے کی کوشش کریں جو صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے اور جو آج کے اس دَور میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ظاہر ہوئے اور اب بھی ہورہے ہیں۔ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہمیں کامیابی کا گُر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارا کام یہ ہے کہ تم ایک ہاتھ کے اُٹھنے پر اُٹھو اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جاؤ جب تک یہ رُوح زندہ رہے گی مسلمان بھی زندہ رہیں گے اور جس دن یہ رُوح مٹ جائے گی اُس دن اسلام تو پھر بھی زندہ رہے گا مگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اُن لوگوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے انحراف کرنے والے ہونگے۔

اسی طرح حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ تمہاری ترقیات خدا تعالیٰ کے احکام کو توڑ کر بھی ہو سکتی ہیں مان لیا کہ عقلی طور پر دنیا میں ترقی کے اور بھی ذرائع ہیں لیکن آسمان اور زمین جو کچھ ہے وہ خدا ہی کا ہے اگر تم اس کے ہو جاؤ گے تو وہ زمین و آسمان تمہارے حوالے کر دے گا لیکن اگر تم خدائی احکام کی اتباع نہیں کرو گے تو تم خدا کا مقابلہ کر کے کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتے اور یہ مت سمجھو کہ وہ بغیر کسی حکمت کے احکام دے دیتا ہے وہ تمہارے حالات کو خوب جانتا ہے اور تمہاری ضروریات کو مد نظر رکھ کر ہی احکام نازل کرتا ہے پس ان پر عمل کرنے سے تمہیں یقیناً ترقی اور کامیابی حاصل ہو سکتی ہے اور اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ اگر ہم نے خدائی احکام کو مانا تو ہمیں فلاں فلاں تکلیف ہوگی ہمارے رشتہ دار ہمارے مخالف ہو جائیں گے ہماری ملازمتیں جاتی رہیں گی ہماری تجارتوں کو نقصان ہوگا ہماری عزت اور شہرت خطرہ میں پڑ جائے گی تو جب کہ خدا تعالیٰ نے جزاء و سزا کا ایک دن مقرر کیا ہوا ہے تو تمہیں گھبراہٹ کس بات کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں اعلیٰ درجہ کے انعامات سے نوازے گا اور تمہیں اپنے قرب سے حصہ دے گا۔ ہاں اگر نافرمانی کرو گے تو یاد رکھو کہ تم اس کی سزا سے نہیں بچ سکو گے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم -سورۃ النور: صفحہ ۴۱۲)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس ایمان افروز استباس پر اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"ہمارے ہاتھ پر بیعت تو یہی کی جاتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا اور ایک شخص کو جسے خدا نے اپنا مامور کر کے دنیا میں بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے جس کا نام حکم اور عدل رکھا گیا ہے اپنا امام سمجھوں گا لیکن اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد بھی ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضامند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینے میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے پورا تبتّل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام تک نہیں پہنچا جو تبتّل کا مقام کہلاتا ہے بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے جب تک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جاکر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اُس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اُسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کیلئے مایۂ حیات تھے استعمال کرو لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہیں ہوگی اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پاسکتا"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۶۰-۳۵۹)

پس اللہ تعالیٰ ہم سب کو امام وقت اور ان کے ذریعہ قائم کردہ نظام جماعت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی توفیق بخشے تاکہ ہم دین و دنیا میں فلاح و کامیابی حاصل کر سکیں اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆

جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ

یادگیر: مورخہ ۱۵ جون ۲۰۰۰ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ یادگیر میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترم عبدالسلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ نے فرمائی تلاوت اور مکرم عبدالمنان صاحب سالک کی نظم کے بعد محترم مولوی مظفر احمد فاضل انسپکٹر تحریک جدید قادیان خاکسار محمود احمد گلبرگی۔ مکرم رفیق اللہ خان صاحب محترم مولوی محمد مصلح الدین مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم محمود احمد جنگڑی و مکرم اسد اللہ صاحب گڈے نے نظم سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

(محمود احمد گلبرگی خادم مسجد یادگیر)

کوریل: ۔ مورخہ ۲۳ر جون ۲۰۰۰ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کوریل میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا۔ عزیزہ حفیظ بانو کی تلاوت اور عابدہ اختر کی نظم کے بعد عزیزہ مہمہ جان عزیزہ امۃ الباری نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی ابتدائی زندگی کے موضوع پر تقریر کی اور سامعات کو آنحضرت ﷺ کی سیرت اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔

(زاہدہ انعام صدر لجنہ اماء اللہ کوریل)

شورت: ۔ مورخہ ۱۶ جون بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ شورت میں مکرم عبدالقدیر صاحب ڈار صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ عزیزم ظہور احمد صاحب ناصر نے تلاوت کی عزیزم محمود احمد صاحب عارف نے نظم پڑھی اور مکرم مولوی عبدالسلام صاحب انور مبلغ سلسلہ خاکسار ماسٹر نذیر احمد عادل زعیم انصار زعیم انصار اللہ و عبدالعزیز صاحب ڈار صدر جماعت نے تقریر کی۔ کارروائی کے آخر میں اجتماعی دعا ہوئی۔

(ماسٹر نذیر احمد عادل زعیم انصار اللہ و سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ شورت)

پنکال: ۔ ۱۵ جون کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ پنکال کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز عزیز طیب احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی شان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا اس کے بعد متعلمین مدرسہ احمدیہ قادیان و مدرسہ معلمین قادیان کے طلباء کے علاوہ جماعت احمدیہ کے دوسرے احباب نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں اور آنحضرت صلعم کی شان اور قوت قدسیہ کو احباب جماعت کے سامنے بیان کیا۔ آخر پر خاکسار نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے احباب جماعت کو کامل اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرنے اور خلافت احمدیہ کی فرمانبرداری میں احمدیت کی مقبول خدمت سلسلہ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ (فضل عمر محمود خادم سلسلہ حال مقیم پنکال)

ڈی سنڈے: ۔ مکرم محمد اقبال خان صاحب کی صدارت میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا مکرم عرفان احمد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم رضوان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار کے علاوہ مکرم عبدالغفار شیخ نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ بڑی شان سے اختتام کو پہنچا۔ (محمد الطاف حسین معلم وقف جدید)

نیپال: ۔ ۱۵ر جون کو اٹہری دارالتبلیغ نیپال میں مکرم عطاء الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا نظم کے بعد ایک تقریر زیر عنوان "نئے اسلام قبول کرنے والے صحابہ سے آنحضرت ﷺ کی محبت شفقت" خاکسار نے کی صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ اختتام پذیر ہوا براٹ نگر دیوان گنج سلکپور کے احمدی احباب اس میں شامل ہوئے اس مبارک موقع پر دو بیواؤں میں کپڑے تقسیم کئے گئے براٹ نگر سرکاری ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں موجود ۲۵ مریضوں میں بسکٹ و پھل تقسیم کئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اسوۂ رسول کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق دے (آمین)

ایوب علی خان مبلغ سلسلہ اٹہری

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں، مجالس عرفان، حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی زیارت و ملاقات کے لئے احباب کے ذوق وشوق، الوداع کے وقت رقت آمیز مناظر اور والہانہ خلوص و محبت کے روح پرور ذکر پر مشتمل دورہ انڈونیشیا کے آخری ایام کی مختصر رپورٹ

مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا میں قافلہ کے ایک ممبر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی، حضور انور کے سفر کی مصروفیات کی جھلکیوں کے طور پر جو مختصر رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

(چوتھی اور آخری قسط)

۸/جولائی بروز جمعۃ المبارک: صبح ساڑھے گیارہ بجے ایک سابق وزیر Mr.Adi Sasono، حضور انور سے ملاقات کے لئے رہائش گاہ تشریف لائے۔ یہ ملاقات ۱۱-۴۵ تک جاری رہی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے روانگی ہوئی۔ نماز جمعہ کی ادائیگی سنٹرل جکارتہ کی مسجد "بیت الھدایۃ" میں ہوئی۔ نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس رہائش گاہ تشریف لے آئے۔

☆ سوا چھ بجے شام نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد بیت الھدایۃ روانگی ہوئی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد طلباء جامعہ نے حضور انور سے ملاقات کی اور فیملی ملاقاتیں بھی ہوئیں۔ اس کے بعد ساڑھے آٹھ بجے رہائش گاہ واپسی ہوئی اور رات قیام جکارتہ میں رہا۔

۶/جولائی بروز ہفتہ: نماز فجر ۴۵-۵ پر مسجد بیت الھدایہ میں ہوئی۔ صبح ساڑھے گیارہ بجے جکارتہ ائرپورٹ کی طرف روانگی ہوئی جہاں سے ۴۰-۱ پر بذریعہ ائرانڈونیشیا، بالی (Bali) کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ بیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز بالی (Bali) کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ حضور کا قیام ائرپورٹ کے قریب ہی ہوٹل میں تھا۔ یہ ہوٹل ساحل سمندر پر واقع ہے۔

☆ پانچ بجے حضور انور نے ہوٹل کے ایک ہال میں جو نمازوں اور جماعتی پروگراموں کے لئے ریزرو کرایا گیا تھا نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

☆ نمازوں کی ادائیگی کے بعد فیملی ملاقات کا پروگرام تھا۔ اس روز ۳۱ فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ایک ایک فیملی میں دس سے پندرہ تک افراد شامل تھے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر ڈیڑھ گھنٹہ کے لئے باہر بذریعہ کار تشریف لے گئے۔ ایک بلند مقام پر حضور انور کچھ دیر کے لئے گاڑی سے اترے جہاں سے بالی (Bali) کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ رات کی روشنیوں میں یہ شہر بہت خوبصورت نظر آتا ہے۔ اسی بلند جگہ پر ہندوؤں نے ایک بہت بڑا مجسمہ بنایا ہوا ہے۔ ٹورسٹ گائیڈ نے اسبارہ میں مختلف معلومات مہیا کیں۔ یہ سارا علاقہ پہاڑی ہے۔ یہاں پتھروں کے گھر ہیں جو پہاڑیوں کو کاٹ کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر حضور انور ایک ایسے مقام پر تشریف لے گئے جہاں ساتھ ساتھ پانچ مذاہب کی مذہبی عبادتگاہیں ہیں جن میں سب سے پہلے مسجد ہے، پھر ٹمپل ہے، کیتھولک چرچ ہے اور دوسرے مذاہب کی عبادت گاہیں ہیں۔ مختلف مذاہب کے لوگ یہاں اپنی اپنی عبادت کرتے ہیں۔ یہ جگہ ملک کے سیکولر سٹیٹ ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی جائے رہائش پر تشریف لائے۔

۹/جولائی بروز اتوار: صبح ۱۰-۵ پر حضور نے نماز فجر پڑھائی۔

☆ دس بجے حضور انور کھلے سمندر میں بذریعہ Boat کچھ دیر کے لئے فشنگ کے لئے تشریف لے گئے۔ نماز ظہر وعصر پانچ بجے ادا کی گئیں۔ اس کے بعد بیس فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی۔ بعض فیملیز بڑی تھیں اور ان کے ممبران کی تعداد ۲۰ تھی۔ اس طرح مجموعی طور پر تین صد سے زائد افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصاویر بنائیں۔

دوران ملاقات ایک خاتون نے حضور انور کو بتایا کہ وہ حاملہ تھی اور ایک دُور کے جزیرہ سے حضور انور کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئی۔ راستہ میں فیری میں بچی کو جنم دیا۔ حضور انور نے اس بچی کا نام ساریہ رکھا یعنی چلنے والی۔ فرمایا میں نے اس لئے اس کا نام ساریہ رکھا ہے کہ یہ دوران سفر پیدا ہوئی ہے۔

اس واقعہ سے احباب کے اس والہانہ ذوق و شوق کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس طرح اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے اور اس کی خاطر سفر کی صعوبتیں اور ہر قسم کی تکلیف اٹھانے کے لئے تیار تھے۔

☆ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد ہوٹل کے ایک ہال میں جو نمازوں وغیرہ اور ملاقاتوں کے لئے پہلے سے ہی مخصوص تھا مجلس عرفان کا انعقاد ہوا۔ یہ مجلس رات ۴۰-۹ پر ختم ہوئی۔ اس مجلس میں پچاس سے زائد سوالات کے حضور انور نے جواب دئے۔

مجلس میں ایک نوجوان نے جو ڈیوٹی پر مقرر تھا حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ جب وہ احمدی ہوا تھا تو اس کو مخالفین نے بہت مارا اور سخت چوٹیں آئیں۔ یہ ۱۹۹۸ء کی بات ہے لیکن اب بھی سر اور چہرہ میں بعض اوقات ان چوٹوں کی وجہ سے درد محسوس ہوتا ہے۔ حضور انور نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا اب آپ ماشاء اللہ ٹھیک لگ رہے ہیں۔ آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

۱۰/جولائی بروز سوموار: آج Bali سے جکارتہ کے لئے روانگی تھی۔ نماز فجر ۱۰-۵ پر ادا کی گئی۔ صبح جب حضور انور نماز پڑھانے کے لئے وہاں سے باہر نکلے تو دروازے پر وہی نوجوان ڈیوٹی پر کھڑا تھا جس نے رات دعا کی درخواست کی تھی کہ چہرہ پر مخالفین کی ضربات کی وجہ سے اب بھی درد ہوتا ہے۔ حضور انور نے اس سے پوچھا کیا تم وہی ہو جس نے کل رات مجلس میں اپنی تکلیف کا ذکر کیا تھا؟ اس نے اثبات میں سر ہلایا کہ میں وہی ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دونوں ہاتھوں سے اس کے چہرہ کو پکڑا، ماتھے پر بوسہ دیا پھر چہرہ کے دائیں طرف بوسہ دیا اور پھر بائیں طرف بوسہ دیا اور اس کے چہرہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے خاص طور پر دعائیں دیں اور فرمایا اب تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ کتنا ہی خوش قسمت نوجوان تھا جو چند لمحات میں ڈھیر ساری اور کبھی نہ ختم ہونے والی برکتیں حاصل کر گیا۔ بعد میں خدام اسے گلے ملتے رہے اور اس خوش نصیبی پر مبارکباد دیتے رہے۔

☆ صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک ۲۱ خاندانوں نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج بھی ملاقات کرنے والے افراد کی تعداد تین صد سے زائد تھی۔ کچھ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنائیں۔

☆ چار بجے سہ پہر مسجد بیت الحبیب Bali کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے وہاں نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔ نماز کے بعد بالی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ حضور انور کو ائرپورٹ پر الوداع کہنے کے لئے جماعت کے مرد وزن بڑی تعداد میں موجود تھے۔ VIP لاؤنج میں مختلف خاندانوں باری باری حضور انور کے ساتھ بیٹھ کر تصاویر بناتے رہے۔ ان کی طرف سے خلوص محبت کا اظہار قدم قدم پر ہو رہا تھا اور وہ حضور انور کے دیدار اور برکتیں حاصل کرنے کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

☆ ساڑھے پانچ بجے جکارتہ کے لئے روانگی ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹہ کی پرواز کے بعد جکارتہ آمد ہوئی۔ ائرپورٹ سے حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لائے۔ ساڑھے سات بجے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد الھدایۃ جکارتہ تشریف لے گئے۔

جب حضور انور مسجد میں داخل ہوئے تو آگے چیف آف Bone ایک دوسرے علاقہ کے چار معزز سرکردہ مہمانوں کے ساتھ موجود تھے۔ (ان کا تعارفی ذکر پہلے ایک رپورٹ میں آچکا ہے) انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ وہ دوبارہ حضور کو ملنے آئے ہیں اور ساتھ ایک دوسرے علاقہ کے چار سرکردہ افراد کو لے کر آئے ہیں تاکہ یہ بھی حضور انور کو دیکھیں اور ملاقات کریں۔ حضور انور نے ان سبھی مہمانوں سے مصافحہ کیا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

۱۱/جولائی بروز منگل: آج انڈونیشیا میں قیام کا آخری دن تھا۔ نماز فجر مسجد بیت الھدایہ میں ادا کی گئی۔

☆ صبح دس بجے حضور انور نے مختلف شعبوں میں کام کرنے والے خدام اور کارکنات سے ملاقات کی، سب نے تصاویر بنائیں۔ ان شعبوں میں کچن، ضیافت، سیکیورٹی، ایم ٹی اے۔ ہومیو پیتھک اور دیگر شعبے شامل تھے۔ مبلغین اور معلمین نے بھی حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

☆ ساڑھے بارہ بجے ڈپٹی چیف انسپکٹر جنرل پولیس (جو کہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں) نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے رہائش گاہ پر تشریف لائے اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

☆ ڈیڑھ بجے منسٹر آف سٹیٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے رہائش گاہ پر تشریف لائے اور حضور انور سے ملاقات کی۔

☆ انڈونیشیا سے روانگی کے آخری لمحات آہستہ آہستہ قریب آرہے تھے۔ سامان اور بورڈنگ کروانے والا قافلہ ۴ بجے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔

☆ حضور انور ۶ بجے شام اپنی رہائش گاہ سے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل وہاں پر موجود احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ سب احباب مرد وزن کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

☆..... حضور انور ایدہ اللہ کی کار ڈرائیو کرنے والا خادم مکرم آلٹو صاحب جو مکرم عبدالقیوم صاحب کے بیٹے ہیں گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل رو رہے تھے۔ (حضور انور کے انڈونیشیا میں قیام کے دوران انہیں اکثر اوقات حضور انور کی کار ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی)۔ حضور انور نے ان کے آنسو پونچھنے کے لئے اپنی جیب سے رومال نکال کر دیا۔

☆..... جب حضور ائر پورٹ پر پہنچے تو وہاں احباب جماعت بڑی تعداد میں موجود تھے اور ان کی آنکھوں سے بھی مسلسل آنسو جاری تھے۔

☆..... نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے ائرپورٹ پر انتظام کیا گیا تھا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور دی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں پروفیسر دوام پہلے سے موجود تھے۔ اور حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے دی آئی پی لاؤنج میں تشریف فرما رہے۔ پھر باہر تشریف لائے اور الوداع کرنے کے لئے آنے والے احباب کے پاس کھڑے ہوئے۔ لوگ مسلسل رو رہے تھے اور الوداع کہتے ہوئے ہاتھ ہلا رہے تھے۔ پھر حضور انور نے دعا کروائی اور آہستہ آہستہ ہاتھ کے اشارے سے الوداع کہتے ہوئے جہاز کی طرف روانہ ہوئے۔

☆..... امیر صاحب انڈونیشیا، صدر لجنہ، مکرم عبدالقیوم صاحب اور بعض دوسرے سرکردہ ممبران آخر حد تک حضور انور کو چھوڑنے آئے۔ انڈونیشین ائرلائن کے احمدی کیپٹن مکرم حمزہ صاحب حضور انور کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑ کر وہاں سے الوداع کر کے رخصت ہوئے۔

☆..... KLM کی فلائٹ ٹھیک اپنے وقت پر انڈونیشین وقت کے مطابق ساڑھے سات بجے روانہ ہوئی۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد سنگاپور انٹرنیشنل ائرپورٹ پر جہاز اترا۔ جہاں ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کا قیام تھا۔ ۴۰ منٹ کے ٹرانزٹ کی اجازت ملی۔ حضور انور جہاز سے باہر تشریف لے آئے اور ائرپورٹ پر موجود فیملیز سے ملاقات کی۔ قریباً ۱۵ خاندانوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ یہ ملاقاتیں بھی منفرد نوعیت کی حامل تھیں۔ حضور انور ایک ہال میں تھے اور فیملیز دوسرے ہال میں تھیں۔ درمیان میں ایک بہت بڑا شیشہ تھا اور دونوں طرف مائیک اور سپیکرز نصب تھے۔ اس طرح آپ آمنے سامنے کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں اور بات چیت کر سکتے ہیں لیکن صرف ہاتھ نہیں ملا سکتے۔ جماعت کے منتظم باری باری فیملیز کو بلاتے، حضور ان کا حال احوال دریافت کرتے، بچوں کا حال پوچھتے اور تعارف کرتے۔ اسی حالت میں تصاویر بھی کھینچی جا رہی تھیں۔

☆..... ایک گھنٹہ پندرہ منٹ کے Stay کے بعد جہاز سنگاپور سے ایمسٹرڈیم کے لئے روانہ ہوا۔ اور بارہ گھنٹے بیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد ایمسٹرڈیم ائرپورٹ پر اترا جہاں قریباً دو گھنٹے کا Stay تھا۔ مکرم ھبۃ النور صاحب امیر جماعت، مکرم عبدالحمید صاحب، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ، صدر صاحبہ لجنہ، جنرل سیکرٹری اور مبلغین کرام اور ڈاکٹر رشید صاحب ائرپورٹ پر موجود تھے اور ناشتہ وغیرہ کا انتظام کیا تھا۔

دو گھنٹے کے قیام کے بعد لندن کے لئے روانگی ہوئی اور لندن کے مقامی وقت کے مطابق پونے آٹھ بجے جہاز ہیتھرو ائرپورٹ پر اترا۔

☆..... ہیتھرو ائرپورٹ پر مکرم امیر صاحب، مرکزی وکلاء و دیگر افراد کے ساتھ حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور نے سب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

☆..... قریباً ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ مسجد فضل لندن پہنچے۔ جہاں کافی تعداد میں احباب وخواتین استقبال کے لئے موجود تھے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

☆..... حضور ایدہ اللہ کے اس سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:

۱۔ صاحبزادی شوکت جہاں سلمہ اللہ، اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب ۲۔ عزیزہ ملیحہ احمد صاحبہ دختر مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب۔ ۳۔ عزیزم مرزا رضا احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب۔ ۴۔ محترمہ صاحبزادی یاسمین رحمٰن مونا صاحبہ سلمہا اللہ اہلیہ مکرم کریم اسعد خان صاحب۔ ۵۔ مکرم کریم اسعد خان صاحب۔ ۶۔ عزیزم جلیس احمد صاحب ابن مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب۔ ۷۔ عزیزم جہانزیب احمد صاحب ابن مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب۔ ۸۔ مکرم منیر احمد صاحب جاوید۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)۔ ۹۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر)۔ ۱۰۔ مکرم عبدالمجید عامر صاحب۔ ۱۱۔ مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)۔ (آپ بعض ضروری انتظامات کے سلسلہ میں ایک ہفتہ قبل ۱۱ر جون کو انڈونیشیا کے لئے روانہ ہوئے تھے)۔ ۱۲۔ مکرم ناصر سعید صاحب۔ ۱۳۔ مکرم سعادت باجوہ صاحب۔

دوران سفر خاندان کے درج ذیل ممبران کو قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی:

۲۸ر جون کو صاحبزادہ مرزا عثمان احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب لندن سے انڈونیشیا پہنچے۔ ۲۹ر جون کو مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا بلال احمد صاحب انڈونیشیا پہنچے۔ ۳۰ر جون بروز جمعۃ المبارک صاحبزادی امتہ الحبیب طوبیٰ سلمہا اللہ اور مکرم ملک سلطان محمد صاحب پاکستان سے انڈونیشیا پہنچے۔

بشکریہ الفضل لندن

ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو
(صحیح مسلم)

بقیہ: رپورٹ دورہ بلجیم از صفحہ ۱۱

تبلیغی مجالس

امسال حضور ایدہ اللہ کی بابرکت موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تین تبلیغی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔

☆..... بنگالی و نیپالی مہمانوں کے ساتھ: ۳ر جون بروز ہفتہ مجلس منعقد ہوئی۔ سوالات کے جواب حضور ایدہ اللہ نے اردو میں دئے۔ مکرم فیروز عالم صاحب، مبلغ سلسلہ نے بنگلہ میں ترجمانی کی سعادت حاصل کی۔ اس مجلس میں ۶۲ مہمانوں نے شرکت کی۔ (اس مجلس میں موجود انگریزی سمجھنے والوں کے لئے ترجمہ مکرم اظہر نعیم صاحب آف ہالینڈ نے کیا اور رشین بولنے والوں کے لئے ترجمہ مکرم مقصود الرحمٰن صاحب نے کیا)۔

☆..... ڈچ بولنے والوں کے ساتھ اسی روز بعد از دوپہر اس مجلس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کے جوابات کا ڈچ ترجمہ کرنے کی سعادت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کو حاصل ہوئی۔ اس مجلس میں ۷۶ مہمانوں نے شرکت کی۔

☆..... فرنچ بولنے والوں کے ساتھ: بروز اتوار مورخہ ۴ر جون کو بعد از دوپہر اس مجلس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کے جوابات کا فرنچ ترجمہ کرنے کی سعادت خاکسار نصیر احمد شاہد، مبلغ بلجیم کو ہوئی۔ اس مجلس میں ۴۳ مہمان شامل ہوئے۔

حاضری

امسال بفضل اللہ تعالیٰ حاضری گزشتہ تمام جلسوں سے زیادہ رہی۔ کل حاضری آٹھ صد سے زائد رہی۔ اور بلجیم کے علاوہ ہالینڈ، جرمنی، فرانس اور کینیڈا سے آنے والے مہمانوں کی تعداد ۱۱۸ تھی۔

حضور انور کی جرمنی کو روانگی

مورخہ ۵ر جون بروز پیر ملاقات کے آخری پروگرام کے بعد تقریباً گیارہ بجے حضور انور مع قافلہ عازم جرمنی ہوئے۔ وہاں دیگر مصروفیات کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کو اپنی بابرکت شمولیت سے نوازا۔

جرمنی سے واپسی اور باربی کیو

امسال جماعت احمدیہ بلجیم کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور سعادت سے نوازا۔ وہ یوں کہ ۴ر جون بروز اتوار جرمنی سے واپسی پر شام کو حضور انور نے ازراہ شفقت باربی کیو کے ایک پروگرام میں شرکت منظور فرمائی۔ حضور انور کی معیت میں اہل قافلہ کے علاوہ مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور بعض دیگر احباب بھی تشریف لائے۔ اس موقعہ پر بلجیم کے جلسہ سالانہ پر کام کرنے والے رضاکاروں کو بھی اپنے آقا کے ساتھ شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ یہ پروگرام دس بجے شام اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد سب حاضرین نے حضور انور ایدہ اللہ کی اقتدا میں نماز مغرب وعشاء پڑھی۔ نماز کے بعد حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو اور دیگر احباب جرمنی کو الوداع کیا اور پھر اپنی اقامت گاہ تشریف لے گئے۔

انگلستان واپسی

مورخہ ۱۲ر جون نماز فجر اور ناشتہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ مع قافلہ تقریباً ساڑھے چھ بجے Ostende کی طرف عازم سفر ہوئے۔ روانگی کی دعا سے قبل تمام موجود خدام کو حضور انور نے ازراہ شفقت مصافحہ سے نواز اور پھر Ostende سے بذریعہ فیری انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و کن معہ حیثما کان۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگلستان سے مکرم امیر صاحب بلجیم کو جلسہ کے جملہ انتظامات اور پروگراموں کی کامیابی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے دعاؤں سے معمور ایک خط تحریر فرمایا۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

بقیہ صفحہ: ۲

انڈیل دو۔

رہی یہ بات کہ کسی وقت دیندار انجمن کا کوئی سربراہ قادیان آیا ہو تو ہم اس سے انکار نہیں کرتے کیونکہ قادیان کے دروازے تو ہر آنے والے کیلئے کھلے ہیں۔ قادیان تو مولوی محمد حسین بٹالوی بھی آئے تھے پھر انہوں نے اشاعۃ السنہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس دَور کا خادم اسلام تسلیم کیا ہے ثناء اللہ امرتسری بھی آئے تھے تو کیا اگر کوئی اہل حدیث کہیں بم دھماکے کرے گا تو انہیں بٹالوی اور امرتسری کے قادیان آنے کی وجہ سے احمدیوں کے سر تھوپ دیا جائے گا پھر قادیان تو ظفر علی خان اور حسین احمد [illegible] بھی آئے تھے تو کیا اگر کوئی احراری یا دیوبندی کہیں بم دھماکے کرے گا تو اس کا الزام بھی قادیانیوں کے سر لگا دیا جائے گا۔ ہوش کے ناخن لو اور اپنی سمجھ داری کو بالکل ہی خیر باد نہ کہہ دو!

اور پھر سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی "کافر" احمدیوں سے بھلا جہاد کا کام کیوں لینے لگی اس کام کیلئے اس کے پاس دیوبندی جمیعۃ العلماء اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے حقیقی مجاہدین کی کوئی کمی تو نہیں!!

(منیر احمد خادم)

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎2370509

جماعت احمدیہ بلجیم کے

آٹھویں جلسہ سالانہ کا مبارک انعقاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت، روح پرور خطابات، دلچسپ مجالس عرفان، سوال و جواب کی علمی مجالس، بچوں کی کلاس، چھ خوش نصیب بچوں کی آمین اور ملاقاتوں کا لمبا سلسلہ

(رپورٹ: نصیر احمد شاھد ۔ مبلغ سلسلہ)

الحمد للہ، ثم الحمد للہ کہ جماعت ہائے احمدیہ بلجیم کا آٹھواں سہ روزہ جلسہ سالانہ جس کا افتتاح ۲؍جون ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ سے ہوا۔ کامیابی و کامرانی سے ۴؍جون بروز اتوار حضور انور ایدہ اللہ کے اختتامی خطاب سے اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے دوران مستورات کے اپنے پروگرام کے سوا سارے پروگرام مردوں کے پنڈال سے لجنہ ہال کو سمعی و بصری ذرائع سے ریلے کئے گئے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں ان بابرکت ایام کی قدرے تفصیلی روئداد پیش ہے۔

جلسہ سالانہ کی تیاری اور وقار عمل

جلسہ سالانہ سے تقریباً دو ماہ قبل مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں صدران جماعت بھی شامل ہوئے۔ اس اجلاس میں ڈیوٹیوں کی تقسیم ہوئی اور جماعتوں کو ڈیوٹیاں سونپی گئیں۔ اور صدر ان کو ان کا نگران بنایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ مختلف شعبوں میں شاپنگ، کھانا پکوائی، تقسیم، رہائش، صفائی، ٹرانسپورٹ، سیکورٹی، بجلی پانی، آڈیو ویڈیو اور جلسہ گاہ کے انتظامات تھے۔

جلسہ سے تقریباً دو ماہ قبل سے مکرم امیر صاحب کی نگرانی میں مختلف وقار عمل کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ بیرون از برسلز بعض جماعتوں کے گروپس بھی وقار عمل میں شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ سے دو روز قبل افسر جلسہ سالانہ کے زیر نگرانی مارکی لگائی گئی۔ فوڈ سٹال اور بک سٹال سمیت مختلف شعبوں کے ٹینٹ نما دفاتر بنائے گئے۔ جمعرات کو حضور اقدس کی تشریف آوری سے قبل اکثر انتظامات مکمل ہو گئے تھے۔

حضور انور کا ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جمعرات کے روز انگلستان سے بذریعہ فیری بلجیم کی بندرگاہ Ostende تقریباً ایک بجے پہنچے۔ وہاں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر بلجیم، خاکسار نصیر احمد شاہد مبلغ بلجیم، مکرم محمود احمد صاحب ناصر صدر جماعت برسلز اور بعض دیگر رضاکاروں سمیت حضور ایدہ اللہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ جونہی حضور انور اور قافلے کی کاریں چیک پوسٹ سے باہر نکلیں استقبال کرنے والوں کو دیکھ کر حضور ایدہ اللہ از راہ شفقت چند لمحات کے لئے اپنی کار سے باہر تشریف لائے اور استقبال کے لئے آنے والوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد یہ قافلہ برسلز کی طرف عازم سفر ہوا۔

تقریباً اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ کی کار احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام کے احاطہ میں داخل ہوئی۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں چونکہ کام ہو رہا تھا اس لئے سب موجود رضاکار اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے ایستادہ تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت سب احباب اور موجود بچوں کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

ملاقاتوں کا سلسلہ

اسی دن شام سات بجے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ملاقاتوں کا یہ پہلا پروگرام ۹ بجے تک جاری رہا۔ اپنے بابرکت قیام کے دوران احباب جماعت کی حضور سے ملاقاتوں کے چھ پروگرام ہوئے جن میں چھ صد سے زائد افراد کو اپنے آقا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ بعض ملنے والے ایسے بھی تھے جو بلجیم میں حال ہی میں آئے ہیں۔ اور ۱۶، ۱۷ سال سے حضور انور کو بالمشافہ دیکھا تک نہ تھا۔ بعض نوجوان ایسے تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا کو بالمشافہ دیکھا۔ احمدی تو احمدی ایک زیر تبلیغ غیر احمدی چیچن فیملی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات پر اتنے متاثر ہوئے کہ اسے بیان کرنے کے لئے الفاظ نہ ملتے تھے اور شدتِ مسرت سے جذبات سے مغلوب ہوئے جاتے تھے۔ بار بار کہتے کہ ہمیں حضور نے اتنے پیار سے نوازا، ہماری بیٹی کو اتنی شفقت سے نوازا کہ ہم اس کا اندازہ نہ کر سکتے تھے۔ اور ہمارے دلوں میں اس ملاقات سے طمانیت اور سکون گھر کر گیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد احمدیت کی سچائی قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ

اس جلسہ سالانہ کا افتتاح حضور ایدہ اللہ کے فرمودہ خطبہ جمعہ سے ہوا۔ اس سے قبل ٹھیک ایک بج کر پچپن منٹ پر پرچم کشائی ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت اور مکرم امیر صاحب بلجیم نے لوائے بلجیم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور مارکی میں تشریف لے گئے۔ بلجیم کی تاریخ میں یہ ایک تاریخ ساز لمحہ تھا چونکہ بفضلہٖ تعالیٰ بلجیم جماعت کو پہلی مرتبہ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر Live نشر کرنے کی توفیق ملی۔ فرنچ اور فلیمش بولنے والے احباب کے لئے دونوں زبانوں میں ترجمہ کی سہولت تھی۔

جلسہ سالانہ کے اجلاسات

اس سہ روزہ جلسہ میں کل پانچ اجلاس ہوئے۔ ۲؍جون بروز جمعۃ المبارک اس جلسہ کا پہلا اجلاس مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بلجیم کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم امیر صاحب کی تھی جو "مالی قربانی کی برکات" کے موضوع پر تھی۔ اور دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت بلجیم کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان "اسلامی معاشرہ" تھا۔

دوسرا روز

دوسرے دن بروز ہفتہ مورخہ ۳؍جون کو بھی ایک ہی اجلاس ہوا۔ یہ اجلاس مکرم مظفر احمد خان صاحب صدر جماعت ہاسلٹ کے زیر صدارت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نصیر احمد شاہد نے تقریر کی۔ تقریر کا عنوان تھا "تبلیغ کا عالمی منصوبہ اور ہماری ذمہ داریاں"۔

حضور ایدہ اللہ کا لجنہ سے خطاب

حضور ایدہ اللہ نے ۳؍جون بروز ہفتہ مستورات سے خطاب فرمایا۔ خطاب کے شروع میں سورۃ البقرہ کی ۴۵ ویں آیت کی تلاوت کی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور تم اپنے آپ کو بھول جاتے ہو جبکہ تم کتاب بھی پڑھتے ہو۔ آخر تم عقل کیوں نہیں کرتے؟"

حضور نے فرمایا آج کے خطاب میں مَیں کچھ متفرق نصیحتیں کروں گا۔ کچھ تو ایسی ہیں جن کا عورتوں سے خصوصی تعلق ہے۔ اور کچھ ایسی ہیں جو عمومی مسائل سے تعلق رکھتی ہیں۔ مردوں کی بعض کمزوریاں بھی یہاں بیان ہوئی ہیں لیکن زیادہ تر خطاب خواتین سے ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کا حضور نے ذکر کیا جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ فرمایا پس اگر دوسروں کی خیر خواہی پیش نظر نہ ہو اور یہ خیر خواہی دل کے خلوص سے نہ اٹھتی ہو تو اس کے بغیر کچھ بھی دین کا نہیں رہتا۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث کے بقیہ حصہ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا یہ خیر خواہی اللہ تعالیٰ کی اس کی کتاب کی، اس کے رسول کی، مسلمانوں کے ائمہ کی اور عام مسلمانوں کی ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ان احادیث نبوی کا ذکر فرمایا جن میں نیکی کی باتوں کو پھیلانا، ان کو دوسروں تک پہنچانا اور غیبت، عیب جوئی اور چغل خوری سے بچنے کا ذکر ہے۔ اس سلسلہ میں بعض احادیث کا ذکر یوں فرمایا:

(۱) "تین امور کے بارہ میں مسلمانوں کا دل خیانت نہیں کر سکتا۔

☆..... خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت ہو یہ بہت ضروری ہے۔

☆..... ہر مسلمان کے دل میں خیر خواہی ہو۔

☆..... اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا۔"

(۲) "اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا۔ انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور ان کے عیبوں کا کھوج نہ لگاتے رہیں"۔

(۳) "دوسروں کے عیبوں کی کھوج نہ لگاتے رہیں۔ جو کوئی کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چھپے ہوئے عیبوں کو لوگوں پر ظاہر کر کے اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے"۔

(۴) "شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو"۔

(۵) "بدترین آدمی اسے پاؤ گے جو دو مونہہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس آکر اور کہتا ہے دوسروں کے پاس آکر کچھ اور کہتا ہے"۔

(۶) "چغل خور جنت میں نہیں جا سکے گا"۔

ان احادیث کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آپ جو کچھ سن رہی ہیں جا کر اپنے خاوندوں، بھائیوں اور بہنوں کو پہنچائیں اور دوسروں کی پردہ دری نہ کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی پردہ دری کروا بیٹھیں۔ چونکہ آنحضرت ﷺ نے بہت ہی خطرناک تنبیہ کی ہے اس سے چمٹ جائیں اور ہرگز اسے فراموش نہ ہونے دیں۔ اپنے بارہ میں ڈریں کہ اپنے اندر بھی تو کتنے عیب ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ستاری کی وجہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ فرمایا حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے مگر وہ اپنی آنکھ کا شہتیر بھول جاتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات و ملفوظات میں سے بعض اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضور علیہ السلام نے خواتین کو نصائح کی ہیں اور سختی، قومی فخر، ذات کی اونچ نیچ، غریب عورتوں سے نفرت، چغلخوری، عیب چینی اور زیورات کے زعم سے منع فرمایا ہے۔

ایک اور اقتباس بھی پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے تمدن، باہمی تعاون اور معاشرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کی جسمانی ساخت اور اعضاء کی بناوٹ اس فطرتی تقاضا کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ باہمی تعاون نہایت ضروری ہے۔ انبیاء کو بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ اکیلا انسان وہ انقلاب برپا نہیں کر سکتا۔ فرمایا آپ سب کا تعاون ہے نظام جماعت سے کہ دنیا میں حیرت انگیز ترقیات جماعت کو عطا ہو رہی ہیں۔

آخر پر فرمایا پاکستان سے بعض خواتین حال ہی میں آئی ہیں جو قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھ

بھی لیتی ہیں اور پڑھا بھی لیتی ہیں۔ اس لئے نئی نسل کو سکھائیں اور وہ خواتین بھی جو بوڑھی ہیں فارغ ہیں وہ خدمت دین میں قرآن کریم کی تعلیم میں وقت دیں اور اپنے آپ کو مصروف کریں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے لجنہ کو تین امور کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (۱) قرآن سکھانے کے بارہ میں رپورٹس کے ذریعہ مطلع کریں۔ (۲) اردو سکھانے کے بارہ میں۔ (۳) یہاں بعض چھوٹی عمر کی خواتین شوق سے خدمت کرتی ہیں اور بڑی عمر کی خواتین انہیں تخفیف کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ گویا چھوٹی عمر کی لڑکی ہم پر حکومت کرتی ہے۔ فرمایا خدمت کے رستہ سے آگے آئیں، تکبر و نخوت نہ کریں۔

آخر پر دعا کے لئے فرمایا کہ دعا کریں خدا تعالیٰ یہ نصیحتیں ہمارے اپنے وجود میں داخل کر دے تا دنیا کو بھی نصیحت کر سکیں کہ دیکھو ہم اپنے قول میں سچے ہیں کیونکہ ہماری عملی زندگی اس بات کی گواہی دیتی ہے۔

تیسرا روز

تیسرے دن بروز اتوار مورخہ ۴؍جون کو تین اجلاسات ہوئے۔ پہلا اجلاس مکرم منیر احمد صاحب بھٹی صدر جماعت ایوپن کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مقصود الرحمان صاحب اور مکرم عطاء ربی صاحب نے بالترتیب "آنحضرت ﷺ کی عائلی زندگی" اور "تربیتِ اولاد" پر تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد ہوا۔ اس کی صدارت مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مبلغ انچارج ہالینڈ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظفر احمد خان صاحب اور مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے بالترتیب "جماعت احمدیہ پر اعتراضات اور ان کے جواب" اور "ذکر حبیب" پر تقاریر کیں۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

جلسہ کا اختتامی اجلاس شام پانچ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے اپنا اختتامی خطاب ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ النجم کی آیت ۴۰ تا ۴۲ کی تلاوت فرمائی اور محنت اور ہاتھ کی کمائی کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ سورۃ النجم کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے اس کے سوا کچھ نہیں کہ جس کے لئے کوشش کرے اور اس کی کوشش کی بھرپور جزا دی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل میں عزت و وقار محنت کی کمائی میں ہے۔ بڑے بڑے عہدوں میں کمائی ہوئی دولت میں وہ عزت و وقار نہیں جو محنت کی کمائی میں ہے۔

بڑے بڑے تعلیم یافتہ بے کار بیٹھے ہوتے ہیں چونکہ انہیں ان کے پروفیشن کے مطابق کام نہیں ملتا حالانکہ بہت سے تعلیم یافتہ اپنے کھیتوں میں محنت سے کام کرتے ہیں، بس چلاتے ہیں، ٹیکسیاں چلانے میں عار محسوس نہیں کرتے۔

حضور نے فرمایا کہ محنت سے عار اور نکما پن آنحضرت ﷺ کی تعلیم اور اسوہ کے مخالف ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ Dignity of Labour کو دوبارہ دنیا میں بحال کیا جائے۔ فرمایا ہاتھ کی کمائی سے بہتر اور کوئی کمائی نہیں۔

محنت، کوشش اور ہاتھ کی کمائی کے اس مضمون کی مزید وضاحت کے لئے حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت ﷺ کی سنت کے واقعات اور احادیث اور صحابہؓ کے نمونے پیش فرمائے۔ ذیل میں اختصار سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے:

☆..... ہر نبی نے نبوت سے قبل بکریاں چرائی ہیں۔ کسی کے استفسار پر آپؐ نے فرمایا میں نے بھی چند قیراط پر مکہ والوں کی بکریاں چرائی ہیں۔

☆..... کوئی شخص ہاتھ کی کمائی سے بہتر روزی نہیں کھا سکتا اور حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

☆..... پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

☆..... تم میں سے جو شخص جنگل کی لکڑیوں کا گٹھا کاٹ کر لائے اور کمائے اور گھر والوں کو کھلائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ہاتھ پھیلائے چاہے کوئی دے یا نہ دے۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک صحابیہؓ کا واقعہ بیان فرمایا جسے تین طلاقیں ہو گئی تھیں۔ وہ کھجوریں توڑنے کا کام کرنے لگیں۔ کسی نے منع کیا تو وہ اس سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس گئیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کھجوریں توڑو ہو سکتا ہے اس میں سے صدقہ و خیرات کرو۔

احادیث نبویہ کے بیان کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پڑھے جو محنت اور کوشش کے متعلق تھے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے ایک غلط فہمی کے ازالہ کے طور پر فرمایا کہ یہ خیال نہ کرو کہ دوسروں کو نصیحت کرنے والا میں خود محنت سے ناآشنا ہوں اور آرام سے زندگی گزارتا ہوں۔ اور سب کچھ وراثت میں پایا ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے احمد نگر میں زمینداری کی ہے۔ وہاں مزدوروں کے ساتھ مزدوروں کی طرح اڑھائی اڑھائی من کی بوریاں کمر پر اٹھا اٹھا کر ٹرالی میں ڈالتا تھا۔ پھر اپنی پیداوار اپنے سائیکل پر رکھ کر گھر لاتا تھا۔ نیز فصلوں کے پکنے کے دنوں میں مسلسل اٹھارہ، اٹھارہ گھنٹے زمین پر محنت کرتا تھا۔ پھر جب انگلستان آیا (تعلیم کے لئے) تو دو ماہ کی چھٹیوں میں سے ایک ماہ سیر کے لئے اور ایک ماہ کمائی کرتا تھا۔ اور ٹرک سے اخباروں کے بھاری بھرکم پیکٹس گاڑیوں میں لادتا تھا۔ آدھی رات سے صبح آٹھ نو بجے تک مسلسل آٹھ گھنٹے کا یہ کام ہوتا تھا۔ ایک ٹرک ختم ہوتا تھا تو سمجھتا تھا کہ کام ختم مگر دوسرا آجاتا تھا اور یوں مسلسل یہ سلسلہ صبح آٹھ نو بجے تک جاری رہتا۔ کمر اتنی درد کرتی تھی کہ گھر جاتا تو بخار ہو جاتا اور خیال کرتا کہ اب دوبارہ رات کو نہ جا سکوں گا۔ مگر آرام کے بعد رات پھر وہاں پہنچ جاتا۔

حضور نے فرمایا اب بھی جسمانی محنت کرتا ہوں۔ یہ ملاقاتوں کا سلسلہ ہے، راتوں کو دعا کرتا ہوں، آپ کے غم میں اور آپ کی خوشیوں میں شریک ہوتا ہوں۔ فرمایا یاد رکھیں محنت میں برکت ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو محنت کے بداثرات سے بچائے اور برکت دے۔ دنیا میں ہم محنت کا وقار قائم کریں۔

آخر پر فرمایا دعا میں ان سب باتوں کو پیش نظر رکھیں۔ بہت سے بدقسمت ہیں کہ باوجود محنت کے بھوکے مرتے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں جن کی زندگی مسلسل محنت ہے۔

حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا فرنچ اور انگریزی زبان میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ جو بالترتیب عزیزم طلحہ محمد خان اور برادرم اظہر نعیم صاحب آف ہالینڈ نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

بچوں کی کلاس

امسال بچوں کی کلاس بروز جمعۃ المبارک ۶ بجے شام منعقد ہوئی۔ اس کلاس میں ۱۲۵ سے زائد بچوں کو شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور انور کی تشریف آوری پر تمام بچوں نے کھڑے ہو کر آپ کا استقبال کیا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سلطان احمد بٹ نے کی۔ عزیزم نے سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی ۱۴ آیات کی تلاوت اور ان آیات کا فرنچ ترجمہ زبانی پیش کیا۔ تلاوت کے بعد عزیزم عطاء المنان بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا قصیدہ "یا قلبی اذکر احمدا....." سے چند منتخب اشعار زبانی سنائے اور پھر ان کا فلیمش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

تلاوت و قصیدہ کے بعد عزیزہ نصرت جہاں بیگ نے فلیمش زبان میں بڑے اچھے انداز میں "نماز کی اہمیت" پر تقریر کی۔ دوسری تقریر کا موضوع "حضرت بلالؓ" تھا جو عزیزم بشارت احمد نے فرنچ زبان میں کی۔ ان دو تقاریر کے بعد عزیزم ذکی کرشن فراز درد نے "ترانۂ اطفال" میری رات دن پھر بس یہی اک صدا ہے" مع فرنچ ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ زارہ طاہر نے فلیمش زبان میں "عظمتِ قرآن" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخری تقریر فرنچ میں تھی جو عزیزم احمد شریف اور عزیزم علی احمد نے نے باہمی تعاون سے پیش کی۔ اس کا عنوان "Waterloo" تھا۔ اس تقریر کی اہم باتوں اور واقعات یعنی واٹرلو کا جغرافیہ، واٹرلو کی جنگ، فرانس کے شہنشاہ نپولین بوناپارٹ، ڈیوک آف ولنگٹن اور مارشل بلوشر اور Panorama کی تصاویر کو تین چارٹس پر آویزاں کیا گیا تھا۔ اور تقریر کے ساتھ ساتھ چھڑی کے اشارہ سے ناظرین کو واقعات و مقامات دکھائے جاتے تھے۔ یاد رہے کہ فرنچ اور فلیمش میں کی گئی ہر تقریر کا اردو ترجمہ بھی مقرر کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بچوں سے کوئی پہیلی، لطیفہ یا کوئی اور چیز سنانے کی دعوت عام دی۔ چنانچہ عزیزم ارسلان احمد نے پہیلی، عزیزم احمد شریف اور عزیزم علی احمد اور عزیزم اسمٰعیل احمد خان نے لطائف اور نائلہ طاہر نے نظم پیش کی۔ آخر پر حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے تمام بچوں اور موجود احباب میں ماحضر کے پیکٹس تقسیم فرمائے۔

مجلس عرفان

حضور انور کے اس بابرکت دورہ کے دوران دو مجالس عرفان منعقد ہوئیں۔ پہلی مجلس عرفان ۲؍جون بروز جمعۃ المبارک اور دوسری ۴؍جون بروز اتوار منعقد ہوئی۔ دونوں مجالس نماز مغرب و عشاء سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل ۹ بجے شام شروع ہوتی رہیں۔ ان میں بچوں، بڑوں اور مستورات کی طرف سے پیارے آقا کی خدمت میں مختلف سوالات کئے گئے۔

باقی صفحہ (۹) پر ملاحظہ فرمائیں

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

گاہکوں کے صاحب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
شرکت

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/- 200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 49 Thursday, 17 th August 2000 Issue No :33

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

انڈونیشیا

{امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درج ذیل منظوم کلام جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی بابرکت موجودگی میں پڑھا گیا۔}

اے **عظیم** - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تجھ میں تھیں جو چشم ہائے تر رَحمت علی سے بہرہ وَر
آج بھی ہیں اُن میں سے کئی نرگسی خصال ، دیدہ وَر
جن کو نور کر گیا عطاء وہ خدا کا بے ریا بشر
وہ فقیر جس کی آنکھ میں نورِ مصطفیٰؐ تھا جلوہ گر

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

ابراہیم وقت کا سفیر تھا جسے تسلّط آگ پر
وہ غلام اُس کے در کا تھا جس کی آگ تھی غلامِ دَر
بے شمار گھر جلا کے جب پہنچی شعلہ زَن وہ اُس کے گھر
سرد پڑ گئی اور ہو گئی ڈھیر آپ ، اپنی راکھ پر

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تیری سرزمیں کی خاک سے مِثلِ آدم اولیاء اُٹھے
پھر انہی کی خاکِ پاک سے بے شمار باخدا اُٹھے
اُن کی سرمدی قبور سے آج بھی یہی نِدا اُٹھے
کاش تیری مٹی سے مدام جو اُٹھے وہ پارسا اُٹھے

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

کتنا خوش نصیب ہوں کہ مَیں تجھ سے ہو رہا ہوں ہمکلام
اِک غلام خیر الانبیاء کا غلام در غلام ذر غلام
تحفۂ خلوص لایا ہوں تجھ پہ بھیجتا ہوا سلام
نفرتوں کا مَیں نہیں نقیب صلح و آشتی کا ہوں پیام

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

تیرا سر ہے تاجدارِ حُسن خاکِ پا ہے سبزہ زارِ حُسن
ہر حسین کوہسار سے پھوٹتی ہے آبشارِ حُسن
جس سے وادیوں میں ہر طرف بہ رہی ہے رُود بارِ حُسن
ہر گھڑی ہوں تجھ پہ گُل نثار سبز پوش اے نگارِ حُسن

اے عظیم - انڈونیشیا
جایا لہٗ - انڈونیشیا

بقیہ صفحہ: (1)

لوگوں کیلئے نشان ہو۔

سن ۱۹۰۰ء کے آخر کے الہامات میں سے حضور پُر نور نے یہ الہام بیان فرمایا ہم تجھ پر بعض اور آسمانی اسرار اتارنا چاہتے ہیں۔ اور دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے اور ہم فرعون اور ہامان اور اس کے لشکر کو وہ کچھ دکھائیں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں کہ اے کافرو میں سچا ہوں اور تم ایک وقت تک میرے نشانات کا انتظار کرو ہم عنقریب انہیں اپنے نشان ان کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اس دن حجت قائم ہو گی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کیلئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے اس کیلئے کھولے جائیں گے اور تمام زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی یہ اللہ کا فضل ہے اور تمہاری نگاہ میں عجیب تم پر سلامتی ہو ہم نے تجھے ایک عظیم الشان حجت کے طور پر اُتارا ہے اور تیرا رب قادر ہے تجھ پر برکات اور سلامتی ہو تجھ پر اس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔ وہ قابلیت رکھتا ہے اس لئے تو ایک بزرگ بارش کو پائے گا۔ ہم تجھے پاکیزہ زندگی دیں گے ہم نے تجھے خیر کثیر دی ہے پس تو اپنے رب کی عبادت کر اور قربانیاں کر۔ ہم جب کسی قوم کی حدود میں اترتے ہیں تو ان لوگوں کی صبح خراب ہو جاتی ہے جنہیں ڈرایا گیا ہو میں اپنی فوجوں کے ساتھ یکدم آؤں گا اس دن کھلی کھلی فتح ہو گی اور کامیابی ہو گی۔ میں سمندر کی طرح موجزن ہوں گا اس جگہ ایک فتنہ برپا ہو گا پس صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا دشمن چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے بلندی تیرے لئے ہے پستی تیرے دشمنوں کے حصے میں ہے اور جدھر تم منہ پھیرو گے ادھر ہی اللہ کی توجہ ہو گی کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس سے پہلے کئی بار (پاکستان میں) فوجی انقلاب آچکے ہیں اور احمدیوں نے اپنے بھولے پن میں لکھا کہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور یہ اللہ کی فوج ہے حضور پُر نور نے فرمایا وہ اللہ کی فوج کیسے ہو گئی جس پر ملّا حکومت کرتا ہو جس کی گردن پر "پیر تسمہ پا" کی طرح سوار ہو اس کو اللہ کی فوج کب کہا جاتا ہے پھر حضور نے پُر شوکت انداز میں فرمایا صبر کریں اور یقین رکھیں اللہ کی فوج آسمانی فوج ہے فرشتوں کو دلوں پر اُتارے گا اور حیرت انگیز انقلاب برپا کرے گا پس اللہ انشاء اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہی رہے گا۔ یقین رکھیں اور اسی پر توکل کریں۔ اس کے بعد حضور پُر نور نے پہلے دن کے جلسہ کی حاضری کے اعداد و شمار بیان فرمائے اور اس پر بہت ہی خوشی کا اظہار فرمایا کیونکہ اس سال کے پہلے دن کے جلسہ کی حاضری گذشتہ سال کے پہلے دن کی حاضری سے لگ بھگ چھ ہزار زیادہ تھی پھر حضور پُر نور نے دُعا کرائی اور حاضرین جلسہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہہ کر رخصت ہوئے۔

☆ ☆ ☆

جلسہ سالانہ قادیان

16-17-18 نومبر 2000ء کو ہو گا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 109 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 16-17-18 نبوت 1379 ہش بمطابق 16,17,18 نومبر 2000ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت

اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 19 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بارہویں مجلس مشاورت منعقد ہو گی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494